

سندھی ادبی بورڈ جام شورو
کے
مخطوطات کی اجمالی فہرست

نجم الاسلام

پیش لفظ

سندھی ادبی بورڈ کے پاس مخطوطات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے، جس میں ایک کثیر تعداد ٹیٹا کے قدیم علمی گہرانوں کے آثار باقیہ کی ہے، کچھ باقیات ہیران، پاگڑہ کے کتاب خانے کے مخطوطات کی بھی ہیں، جو انگریزوں کی دہشت برد سے بچ رہیں۔

یادشہر بھیرا بورڈ کے اس ذخیرہ مخطوطات کی ایک توضیحی فہرست بزبان انگریزی (مجموعت فولس کیپ سائز کے ایک ہزار صفحات) برٹش کیٹلاگنگ کے طرز پر راقم نے فاضل مکرم ڈاکٹر ابو الفتح محمد صغیرالدین کی رفاقت و شراکت میں تیار کر کے ۱۹۸۰ء میں اشاعت کے لیے بورڈ کے سپرد کر دی تھی۔ اس میں کم و بیش ساڑھے چھ سو صفحات راقم کے، اور باقی ماندہ کم و بیش ساڑھے تین سو صفحات ڈاکٹر ابو الفتح محمد صغیرالدین کے تالیف کردہ تھے۔ اور ان سب پر نظر ثانی استاذی و مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے کی تھی۔ یکم مئی ۱۹۷۵ء کو اس کام کا آغاز ہوا تھا، ۱۹۸۰ء میں مسودہ اشاعت کے لیے تیار تھا۔ طباعت کی نوبت ابھی تک نہیں آئی۔

چنانچہ سردست یہی مناسب ہے کہ ان بیش بہا مخطوطات کی ایک اجمالی فہرست ہی پیش کر دی جائے۔ اسے راقم نے ”جام شورو کے مخطوطات“ کی گذشتہ اقساط کے طریقے پر تیار کیا ہے، البتہ زبان کے لحاظ سے ذیلی تقسیم کا اضافہ کیا ہے۔

نجیم الاسلام

عربی

۱- القرآن :

داخلہ نمبر : ۳۹۱۔ کاتب : محمد حسن ولد حافظ محمد عابد
بن حاجی ربواری ساکن موضع سوندروہ۔ سنہ کتابت : ۱۲۱۳ھ۔
اوراق : ۲۸۲۔ سائز : ساڑھے دس انچ × ساڑھے پانچ انچ۔ کیفیت :
مطلا، غلام محمد گرامی کی ملکیت میں رہا ہے۔

۲- القرآن :

داخلہ نمبر : ۲۰۱۔ کاتب : نامعلوم۔ اوراق : ۶۰۰۔ کیفیت :
مطلا، سرورق پر یادداشت : حمائل شریف ہذا بعقابلم چہل
روبیہ چلن احمدپور رائجہ بتاریخ ہندھم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۶
ہجری المقدس در احمدپور خریدہ شد۔

۳- القرآن :

داخلہ نمبر : ۱۹۸۔ کاتب : نامعلوم۔ اوراق : ۳۵۷۔ سائز :
آٹھ انچ × ساڑھے چار انچ۔ کیفیت : منقش۔

۴- القرآن :

داخلہ نمبر : ۱۹۹۔ کاتب : نامعلوم۔ اوراق : ۳۷۵۔ سائز :
ساڑھے سات انچ × ساڑھے چار انچ۔ کیفیت : مطلا، ورق ۳۷۵
پر یادداشت : ”تشریف بصاحبہ“ هذه النسخة الکریمہ العبد الضعیف
حاجی غلام محمد ہارن وفقنا الله تعالیٰ لمرضاتہ سنہ ۱۲۸۵ھ۔“

۵- القرآن :

داخلہ نمبر : ۲۰۰۔ کاتب : نامعلوم۔ اوراق : ۳۰۴۔ سائز : نو انچ × پانچ انچ
کیفیت : مطلا و مذہب و رنگارنگ۔

(۷۶)

۶- پارہٴ عم :

داخلہ نمبر : ۲۰۳ - کاتب : حافظ محمد عالم بن حافظ محمد صدیق
قوم عابسیہ - اوراق : ۳۶ - ساڑھے آٹھ، انچ × ہونے بارہ انچ -
کیفیت : عنوانات و علامات سرخ -

۷- پارہ اقل ما اوحی :

داخلہ نمبر : ۲۰۴ - کاتب : نامعلوم - اوراق : ۲۵ - ساڑھے
چھ انچ × ساڑھے تین انچ - کیفیت : جدول رنگین -

۸- پارہ قبار کما :

داخلہ نمبر : ۳۰۳ - کاتب : نامعلوم - اوراق : ۲۶ - کیفیت :
ابتدائی بارہ اوراق بخط عام، بقیہ بخط خوش، جدول رنگین -

۹- پنج سورہ :

داخلہ نمبر : ۸۶ - کتابت : جزواً محمد زمان ولد حاجی مومن
مشہدی، ۲۳ شعبان ۱۰۸۰ھ، اوراق دیگر ۱۰۹۹ھ - تعداد
اوراق : ۹۳ - کیفیت : اوراق مختلفہ مشتملبر نقش و حدیث
و نامکمل سورہ یس و النبا و الواقع دعائے نور و قصیدہ نعتہ
بہرہی و آیات سورہ رحمن و شرح قصیدہ بانہ سعاد در فارسی
و رسالہ احکام میراث - ورق ۴۰ اور ورق ۹۰ پر مہرین ہیں جن
سے ظاہر ہے کہ نسخہ میر غلام علی مائل تموی (م ۱۲۵۰ھ)
کے کتاب خانے میں رہا ہے -

۱۰- مشکوٰۃ المصابیح :

داخلہ نمبر : ۲۳۸ - جامع کتاب : ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن
عبد اللہ خطیب تبریزی (م ۷۳۷ھ) - موضوع : ترتیب احادیث
باعتماد فصول و ابواب - کاتب : نامعلوم - اوراق : ۳۱۳ -
ساڑھے آٹھ انچ × ساڑھے تین انچ - کیفیت - ناقص نسخہ -

(۷۷)

۱۱۔ شرح منیۃ المصلیٰ :

داخلہ نمبر: ۲۴۹۔ مصنف منیۃ المصلیٰ: سدیدالدین کاشغری (ساتویں صدی ہجری)۔ شارح: ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلبی (م ۵۹۵۶)۔ شرح کا پورا نام: غنیۃ التملیٰ فی شرح منیۃ المصلیٰ۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۸۸ سائز: نو انچ X ساڑھے پانچ انچ۔ موضوع: فقہ۔ کیفیت: ناقص نسخہ، آخری صفحے پر دو مہرین، ایک سید علی گوہر حسینی کی اور دوسری سید صبغہ اللہ کی، جن سے ظاہر ہے یہ نسخہ پوران ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۱۲۔ فتاویٰ ہاشمی جلد دوم :

داخلہ نمبر: ۳۰۷۔ کتاب بیاض، مخدوم محمد ہاشم تتوی کے نام سے بھی معروف ہے۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۲۴۹ سائز: گیارہ انچ X سات انچ۔ کیفیت: بخط نستعلیق، صفحہ اول پر دو مہرین، ایک پیرزادہ سید بشیرالدین احمد نقوی حسینی سنہ ۱۳۳۱ھ کی، دوسری سید عبدالفتاح سنہ ۱۲۵۸ھ کی۔ موخر الذکر کی ایک یادداشت بھی ہے ”قد دخل فی ملک فقیر الحقیر سید عبدالفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی یوم التاسع من شہر ذیقعد سنہ ۱۲۶۷ھ۔“

۱۳۔ بیاض ہاشمی جلد اول و دوم :

داخلہ نمبر: ۲۸۳ : ۲۸۵۔ یہ مخدوم محمد ہاشم تتوی (م ۱۱۷۳ھ) کی تحریر کردہ بیاض بتائی جاتی ہے مگر بوجہ ان کی لکھی ہوئی نہ ہوگی (جامع بیاض، محمد ہاشم نام کے ساتھ مخدوم اور مولانا اور شیخ اعظم کے تعظیمی کلمات لاتا ہے، بعض اقتباسات مخدوم ہاشم کے بعد مصنفوں کی کتابوں

(۷۸)

کے ہیں، وغیرہ)۔ موضوع: فقہ۔ اوراق: جلد اول ۱ تا ۲۸۰، جلد دوم ۲۸۵ تا ۵۸۹، سائز: ساڑھے گیارہ انچ۔ لامات انچ۔ کیفیت: ورق ۳۲۵ ب کی ایک یادداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ ”ابن کتاب از دست محدث دہلوی گذشتہ و باین فقیر رسیدہ است فالحمدلہ فقیر بشیرالدین عقی عنہ“ یہ محدث دہلوی شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) تو ہرگز نہیں ہو سکتے البتہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کے امکان پر غور کیا جا سکتا ہے۔ ورق ۲۱۳۔ الف کی ایک یادداشت سے جو سید بشیرالدین احمد نقوی گلشن آبادی نے بمقام ناسک (گلشن آباد) تحریر کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس صفحے پر ان کے دادا مفتی سید عبدالفتاح الحسینی القادری المعروف بہ مولوی میر اشرف علی گلشن آبادی کی بھی ہے۔ موخر الذکر کا ”تذکرہ“ علما نے ”ہند“ مؤلف رحمان علی میں آتا ہے۔

۱۴۔ فتاویٰ عالمگیری:

داخلہ نمبر: ۳۱۹، ۳۸۱۔ مؤلفین: بیس علما، شیخ نظام الدین برہانپوری کی سربراہی میں، جن میں سے دو کا تعلق سندھ سے تھا۔ موضوع: فقہ۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۵۶۷، دو جلدوں میں مجلد۔ سائز: بارہ انچ × چھ انچ۔ کیفیت: بخط نسخ نفیس۔ مخطوط نامکمل۔ ورق ۹۔ الف کی ایک یادداشت کے بمطابق مخطوط ابو القاسم اور غلام حیدر بن عبدالکریم کی ملکیت میں رہا ہے۔

۱۵۔ سراجی:

داخلہ نمبر: ۸۲۔ مجموعہ: اوراق مختلفہ۔ کاتب: موسیٰ بن ملا احمد در سنہ ۱۰۳۳ھ۔ موضوع: فقہ۔ کیفیت: آخری ورق

(۷۹)

پر ایک مہر ہے جس کی عبارت یہ ہے ”متوکل علی الصمد بن احمد مفتی سنہ ۱۰۷۵“۔

۱۶۔ ذوالعین فی اثبات الاشارہ فی التشہدین :

داخلہ نمبر : ۳۰۸ - مصنف : مخدوم محمد ہاشم تستوی (م ۱۱۷۴ھ) - سنہ تصنیف : ۱۱۳۹ھ - موضوع : فقہ - کاتب : عبدالجہل ولد مہاں نال چنگہ اولاد مخدوم معزالدین رح ساکن قریرہ رام دیوسہ - سن کتابت : نامعلوم - اوراق : ۷۲ - سائز : ۸ انچ × ۴ انچ - کیفیت : کتاب پانچ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

۱۷۔ حصن حصین :

داخلہ نمبر : ۱۸۰ - جامع کتاب - شمس الدین ابوالخیر محمد ابن محمد الجزری (م ۸۳۳ھ) - موضوع : ادعیہ - سنہ تالیف : ۵۷۹۱ھ - کاتب : نامعلوم - اوراق : ۱۰۷ - سائز : آٹھ انچ × ساڑھے چار انچ۔

۱۸۔ دلائل الخیرات :

داخلہ نمبر : ۹۵ - مجموعہ مناجات حضرت علی (ورق ۲ تا ۱۰) و درود تاج (ورق ۱۲ تا ۲۴) و دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار (ورق ۲۶ تا ۱۲۷) مجموعہ ادعیہ جمع کردہ ابو عبد اللہ محمد ابن سلیمان الجزولی (۵۸۷ھ) - کل اوراق : ۱۲۸ - سائز : ۶ انچ × ۴ انچ۔

۱۹۔ دلائل الخیرات (نسخہ دیگر) :

داخلہ نمبر : ۳۳۲ - مکمل اور نفیس نسخہ - کاتب : عبدالخالق - سنہ کتابت : نامعلوم - اوراق : ۱۱۳ - سائز : ۶ انچ × ۴ انچ۔

(۸۰)

کیفیت : ترقیمے کے نیچے ایک یاد داشت سے ظاہر ہے کہ یہ نسخہ حافظ یونس (یا اوبس) ولد تھاور ابن سرکن قوم سہم کی ملکیت میں رہا ہے۔

۳۰۔ بذل القوة فی حوادث سنی النبوة :

داخلہ نمبر : ۲۱۲۔ مصنف : مخدوم محمد ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمان السنہی التتوی (۱۱۷۳ھ)۔ موضوع : سیرہٴ اصل نسخے کا کاتب : محمد پناہ مندھی تعلقہ لواری۔ سنہ کتابت : ۱۲۷۲ھ۔ اوراق : ۲۰۳۔ سائزہ : ساڑھے بارہ انچ × سات انچ۔ کیفیت : مندھی ادبی بورڈ کا یہ نسخہ محمد پناہ کے نسخے کی نقل ہے۔ مخدوم امیر احمد کی ترتیب و تدوین کے ساتھ، یہ کتاب مندھی ادبی بورڈ سنہ ۱۹۶۶ع میں شایع کر چکا ہے۔

۳۱۔ نورالمبین فی جمع اسماء البدریین :

داخلہ نمبر : ۲۷۴۔ مصنف : مخدوم محمد ہاشم تتوی (مذکورہ بالا) موضوع : سیرہ۔ سنہ تصنیف : ۱۱۶۱ھ۔ کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم۔ کل اوراق مجموعہ : ۲۰۔ سائزہ : سات انچ × چار انچ۔ کیفیت : نورالمبین ورق ۱ تا ۱۳ پر ہے۔ اس کے بعد ایک اور عربی رسالہ (بے نام) مؤلف جعفر بن حسن بن عبدالکریم البرزنجانی ورق ۱۴ تا ۲۰ پر آیا ہے۔ آخر میں ”علی گوہر حسینی سنہ ۱۲۲۵“ کی مہر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محفوظ پیرانہ ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۳۲۔ المنہل الاصفی :

داخلہ نمبر : ... (مشکوک)۔ یہ ابوالفضل عیاض (م ۵۴۴ھ) الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ کی شرح ہے جس کے شارح کا نام محمد بن علی بن ابی الشرف الحسینی التلمسانی ہے۔ اس

(۸۱)

نے ایک قدیم مطول شرح سے استفادہ کر کے یہ شرح تیار کی تھی اور ایک دوسری شرح کی مدد سے کچھ اضافے بھی کیے۔
کاتب: ابوالبقا بن نجم الدین بن عبدالقادر الطنبشاوی الحنفی
سنہ ۱۰۰۲ھ - موضوع: سیرۃ - اوراق: ۳۶۲ - سائز: نو انچ ×
ساڑھے پانچ انچ - کیفیت: کتاب چار قسموں پر منقسم ہے اور
ہر قسم مزید ابواب و فصول پر - مخطوطے میں کئی اشخاص
کی یادداشتیں ہیں اور مہریں ثبت ہیں جو سنہ ۱۱۱۳ھ سے
سنہ ۱۲۹۸ھ کے درمیان کی ہیں۔

۳۳- شرح ارشاد النحو:

داخلہ نمبر: ۲۴۰ - شارح: نامعلوم (اصل کتاب ارشاد النحو
کا مصنف شہاب الدین دولت آبادی ہے) - بعض حواشی سے معلوم
ہوتا ہے کہ شارح نے شریف جرجانی کی شرح المواضع اور
مشہور تفسیر بیضاوی پر بھی حواشی لکھی تھیں - موضوع:
نحو - کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۲۶۵ - سائز:
ساڑھے سات انچ × ساڑھے چار انچ - کیفیت: مخطوطہ اول و
آخر سے ناقص ہے، آخری موجود صفحہ پر ”سید علی گوہر
حسینی“ کی مہر ہے جس سے ظاہر ہے کہ مخطوطہ پیران
پاکارہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۳۴- مختصر المعانی:

داخلہ نمبر: ۲۶ - مصنف: تفتازانی (۷۹۶ھ) - موضوع: معانی -
کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۲۲۸ - سائز: آٹھ انچ × ساڑھے
چار انچ - کیفیت: ابتدا میں سکا کی (۵۵۵ تا ۶۲۶ھ) نے
کتاب مفتاح العلوم لکھی تھی - اس کی تلخیص جلال الدین
قزوینی خطیب دمشق (۶۶۶ تا ۷۳۹ھ) نے کی - پھر تفتازانی

(۱۷۹۲ء) نے اس کی مطول شرح ”الشرح المطول“ کے نام سے لکھی اور اسے مختصر ”مختصر المعانی“ یا ”الشرح المختصر“ کے نام سے کیا۔

۳۵۔ قصیدہ مخمس :

داخلہ نمبر : ۱۳۶۔ مخمس نگار : نامعلوم۔ موضوع : نعت۔ اوراق : ۳۸۔ سائز : ۷ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت : بوصیری (م حوالی ۱۶۹۶ء) کے مشہور نعتیہ قصیدہ بردہ کی تخریس کی گئی ہے۔ ساتھ ہی منظوم فارسی ترجمہ بھی ہے (جس کا آغاز یوں ہوتا ہے ع ای بہرہ مند جان تو از لذت الم)۔ ایک یادداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ ماہ محمد شہ عالم کی ملکیت میں رہا ہے۔ ورق ۱۔ ب پر ”ہبدا الصمد ۱۱۰۲ھ“ کی مہر ہے۔ مخطوطے کے آخری اوراق میں ”ماہہ عامل منظوم“ بھی ہے۔

۳۶۔ مناجات عربی :

داخلہ نمبر : ۲۵۳۔ منظوم مناجات عربی کے ساتھ منظوم فارسی ترجمہ ہے۔ ناظم : نامعلوم۔ اوراق : ۱۴۔ سائز : پانچ انچ × ساڑھے تین انچ۔ کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم۔

۳۷۔ علم المیزان (معروف بہ قطبی) :

داخلہ نمبر : ۲۳۹۔ یہ نجم الدین عمر خطیبی (م ۱۱۳۳ء) کی کتاب شمسیہ کی شرح ہے جس کے لکھنے والے کا نام قطب الدین محمود بن محمد (م ۱۲۶۶ء) ہے۔ کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۲۱۰۔ سائز : سات انچ × ساڑھے چار انچ۔ کیفیت : ابتدائی صفحے کی ایک یادداشت میں ”میر فخر الدین بمعرفت صافل صحاف شکارپوری“ آتا ہے۔

(۸۳)

جسکی ملکیت میں یہ مخطوطہ رہا ہے۔ اسی صفحے پر ”سید علی گوہر“ اور ”میر فخرالدین احمد“ (۱۲۵۰ھ) کی مہرین ہیں۔

۲۸۔ مجموعہ :

داخلہ نمبر : مجموعہ مشتمل برحزب الیمانی (ورق ۱ - تا ۷ - ب) و حزب البحر (ورق ۸ - ب ۱ - ب) و الحزب الاعظم و الورد الافخم (ورق ۱۸ - الف تا ۸۹ - ب) و قصیدہ ہانت سعاد (ورق ۸۰ - الف تا ۸۵ - الف) و مجموعہ ادعیہ (ورق ۸۸ - ب تا ۹۱ - الف) - کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم -

فارسی

۲۹۔ تفسیر حسینی (مواہب علیہ) :

داخلہ نمبر : ۲۰۵ - مفسر : حسین الواعظ الکاشفی (م ۹۱۰ھ)۔ کاتب : نامعلوم - سنہ کتابت : ۱۰۷۲ھ - اوراق : ۵۱۷ - سائز : ساڑھے نو انچ ۶×۶ انچ - کیفیت : مطلا و منقش ، یادداشت و مہر ”صبغہ اللہ الحسینی ۱۲۳۳ھ“ ، مہر دیگر ”عبدالقادر حسینی“ ، مہر معجم ”حزب اللہ“ یادداشت و مہر ”سیدعلی گوہر حسینی“ - ان یادداشتوں اور مہروں سے ظاہر ہے کہ مخطوطہ پیرانہ ہاگاہ کے کتاب خانے میں رہا ہے۔

۳۰۔ قرآن مجید مترجم مع تفسیر :

داخلہ نمبر : ۲۰۶ تا ۲۰۸ - فارسی ترجمے کے ساتھ نیشا پوری، بیضاوی، حسینی اور کشاف زمخشری کی تفاسیر بھی ہیں، جامع : نامعلوم (بعمد اورنگ زیب، بملازمت نواب عضدالخلافت امیر الامراء، سنہ - ۱۰۸۰ھ) کاتب، جمال الدین محمد تنوی - سنہ کتابت : نامعلوم - اوراق : ۱۳۱۴ (تین حصوں میں مجلد)۔

(۸۳)

سائز: ۱۳ انچ × ۹ انچ۔ کیفیت: مہرین ”علیٰ خان مرید بادشاہ عالمگیر“، ”... نیک نام خان“، ”... سعدالدین خان“، ”محمد محسن خان ۱۱۲۹ھ“ (اس کے بعد یادداشت ہے کہ ۱۱۲۹ھ شہر رمضان المبارک سنہ ۱۸ عرض دیدہ شد یعنی بادشاہ کے ملاحظے سے گذری)، ”شکر خان ۱۲۲۰ھ“۔

۳۱۔ قرآن مجید مترجم فارسی:

داخلہ نمبر: ۲۰۲۔ مترجم: نامعلوم۔ کاتب: عنایت اللہ۔ سنہ کتابت: نامعلوم۔ مہر سجع تیمور ابن احمد شاہ ابدالی ”لطف خداداد رسول است۔ پور احمد شاہ تیمور است“ دو یادداشتیں جو یہ ہیں ”عرض دیدہ شد فی شہر ربیع الاول سنہ ۱۱۷۹ھ۔“ ”عرض دیدہ شد فی شہر صفر المظفر ۱۲۰۸ھ“ اول الذکر سے ظاہر ہے کہ نسخہ ۱۱۷۹ھ سے قبل کا مکتوب ہے اور دو بادشاہوں کے ملاحظے میں رہا ہے۔

۳۲۔ جواہر الاسرار:

داخلہ نمبر۔ ۲۳۷۔ مصنف: علی بن حمزہ بن علی بن مالک بن حسن الطوسی المعروف بہ شیخ آذری (م ۵۸۶ھ) سنہ تصنیف: ۵۸۴ھ۔ کاتب: حبیب اللہ بن اخوند امان اللہ البداوی سنہ کتابت: ۵۱۲۳۶ھ۔ اوراق: ۲۹۶۔ سائز: ساڑھے چھ انچ × پانچ انچ۔ کیفیت: مشتمل پر چہار ابواب بعنوان در معرفت۔ اسرار مقطعات از قرآن۔ در بیان اسرار احادیث نبوی۔ در اسرار کلام مشائخ۔ در بیان اشکال حروف کلام الشعراء۔

۳۳۔ علامات فجوم الفرقان:

داخلہ نمبر: ۲۱۸۔ مصنف: ابن محمد سعید مصطفیٰ۔ سنہ تصنیف: ۵۱۱۰۳ھ۔ کاتب: ملا کمال۔ سنہ کتابت: ۱۲۶۶ھ۔

(۸۵)

اوراق : ۱۶۶۔ سائز : ۸ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت : اورنگزیب
عالمگور کے نام معنون۔

۳۴۔ تفسیر کشف الغطاء :

داخلہ نمبر : ۱۰۸۔ مفسر : سید رجب علی حسینی الحسنی
النقوی البکری الدہلوی ثم اللاہوری۔ سنہ تصنیف : ۱۲۶۶ھ۔
کاتب : نامعلوم، مکتوبہ بدو خط، ہر دو نامعلوم۔ اوراق : ۵۳۔
سائز : ساڑھے سات انچ × ساڑھے پانچ انچ۔ کیفیت : کشف الغطا
(ورق ۱ تا ۲۶) کے بعد اس میں تقریظات (ورق ۲۷ تا ۳۹)۔
فضائل اہل بیت (ورق ۴۰ تا ۵۳) بھی شامل ہیں۔ اس آخری
حصے کے اختتام پر تاریخ التالیف ۱۲۶۷ھ درج ہے۔

۳۵۔ شرح چہل حدیث :

داخلہ نمبر : ۸۵۔ شارح : شہاب شمس ابن عمر دولت آبادی
(م ۱۸۴۹ھ)۔ کاتب : آخوند لائق دہ صدیقی القریشی۔ سنہ
کتابت : ۱۲۴۰ھ۔ اوراق : ۱۱۳۔ سائز : ۸ انچ × ۴ انچ۔
بخط نستعلیق۔ مشتمل برہ ابواب۔ آخری دو اوراق پر حاجی
میر محمد صفی اللہ کی مثنوی کے کچھ اشعار ہیں۔

۳۶۔ مفتتاح الصلوٰۃ :

داخلہ نمبر : ۲۲۹۔ مصنف : نامعلوم۔ سنہ تصنیف : ۱۰۶۱ھ۔
کاتب : محمد ملوک۔ سنہ کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۸۶۔ سائز :
ساڑھے چھ انچ × چار انچ۔ کیفیت : صفحہ اول پر کسی نے
مصنف کی حیثیت سے ”محمد ہاشم“ نام لکھ دیا ہے۔ یہ مخدوم
محمد ہاشم تتوی تو ہرگز نہ ہوں گے کیونکہ ان کا سنہ ولادت
۱۱۰۴ھ ہے، کتاب کی تصنیف سے ۴۴ سال بعد کا سنہ۔

۳۷۔ مفتاح الصلوٰۃ (نسخہ ۶ دیگر) :

داخلہ نمبر: ۳۸۔ کاتب: میاں فتح محمد صدیق۔ سنہ کتابت: ۱۲۶۱ھ۔ اوراق: ۷۹۔ سائز: ساڑھے چھ انچ × پانچ انچ۔ کیفیت: غلطی سے اس پر نام ”مفتاح الدین فارسی“ درج ہو گیا ہے۔

۳۸۔ جامع عباسی :

داخلہ نمبر: ۹۸۔ مصنف: بہاء الدین محمد عاملی (م. ۱۰۳۰ھ)۔ عہد تصنیف: بی زمان شاہ عباس صفوی، بحکم شاہ۔ موضوع: توضیحات صلوٰۃ و صوم و حج و زکوٰۃ وغیرہ مطابق مذہب شیعہ۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۹۶۔ سائز: ساڑھے سات انچ × ساڑھے تین انچ۔ کیفیت: اصل کتاب ۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس نسخے میں صرف ابتدائی پانچ ابواب ہیں۔

۳۹۔ جامع عباسی (نسخہ ۶ دیگر) :

داخلہ نمبر: ۲۹۱۔ کاتب: ضیاء الدین محمد حسینی شوراوی۔ تتوی المعروف بہ شکر شکر اللہی۔ سنہ کتابت: ۱۲۰۲ھ۔ اوراق: ۱۳۳۔ سائز: ۸ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت: اس نسخے میں بھی صرف ابتدائی پانچ ابواب ہیں۔

۴۰۔ جامع عباسی (نسخہ ۶ دیگر) :

داخلہ نمبر: ۱۳۲۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۳۲۔ سائز: سات انچ × ساڑھے چار انچ۔ کیفیت: ابتدائی پانچ ابواب۔ مقدمے اور باب اول کا کچھ حصہ غائب ہے۔

(۸۷)

۴۱۔ مسائل فقہ و چہل احادیث شیعہ :

داخلہ نمبر: ۵۹۔ محمد مہدی بن سید رضا الحسینی الخادم
المشہدی، المعروف بہ عاشق آبادی۔ کاتب و سنہ کتابت:
نامعلوم۔ اوراق: ۲۱۸۔ سائز: ۷ انچ \times ۵ انچ کیفیت: جامع کا
گذر اصفہان میں ہوا جہاں اس کی فرمائش سے مرزا رفیع الدین
محمد الحسینی الطباطبائی نے یہ مسائل، جامع کو بصورت
سوال و جواب املا کرائے۔ آخر میں شرح دعائے سیفی بھی
ہے جو حرزیمانی کے نام سے بھی موسوم ہے۔

۴۲۔ المعتمد فی المعتقد :

داخلہ نمبر: ۱۸۳۔ مصنف: ابو عبد اللہ بن تاج الدین ابو
سعید الحسن بن الحسینی بن یوسف التورہ ہشتی (م ۶۶۱ھ)۔
موضوع: ایمان و عقائد۔ کاتب: محمد فاضل بن قاضی یعقوب۔
سنہ کتابت: ۱۰۸۸ھ۔ اوراق: ۱۰۴۔ سائز: ۹ انچ \times ۵ انچ۔
کیفیت: کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب دس
فصلوں پر نسخہ مکمل ہے۔ متعدد اوراق پر ”محمد فاضل بن
قاضی یعقوب“ کی مہر ثبت ہے جو اس نسخے کا کاتب ہے۔

۴۳۔ وضوح المذاهب :

داخلہ نمبر: ۲۳۱۔ مصنف: سید آدم ہنوری (م ۱۰۵۲ھ)۔
خلیفہ شیخ احمد سرہندی رحمہ معروف بہ مجدد الف ثانی۔
موضوع: ۷ فرقے۔ کاتب: علی محمد بن محمود۔ سنہ کتابت:
نامعلوم۔ اوراق: ۱۰۸۔ سائز: ۱۰ انچ \times ۶ انچ۔ کیفیت:
مصنف متن کتاب میں ظاہر کرتا ہے کہ اس نے رسالہ ”نظم النکات
حب اہل بیت کے موضوع پر لکھا تھا اور یہ کہ اس کے
والد عالم تھے۔

مہر سبع ” ز درج صبغہ اللہ علی گوہر بود لامع
چو خورشید حقیقت شد محمد راشد طالع“
جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مخطوطہ بہران پاکارہ کے کتاب
خانے کا ہے۔

۴۴۔ رسالہ علم فقہ و عقائد :

داخلہ نمبر: ۲۲۱۔ اصل رسالہ ”شیرعہ الاسلام“ عربی میں تھا
جس کے مصنف رکن الاسلام محمد بن ابی بکر امام زادہ الشرعی
(م ۵۷۳ھ) تھے۔ اس کو فارسی میں ترجمہ کیا گیا، مترجم :
نامعلوم۔ کاتب: نامعلوم۔ سنہ کتابت: ۱۰۸۸ھ۔ اوراق: ۱۴۲۔
سائز: ساڑھے سات انچ × چار انچ۔ کیفیت: ربو (ضمیمہ) کے
مطابق اس رسالے کا ترجمہ ”شرعہ الاسلام الفارسی تحفہ الخاقانی“
کے نام سے موسیٰ بن احمد نصرپوری نے کیا تھا جس کا
انتساب ”امیر خسرو خان“ سے کیا گیا ہے۔

۴۵۔ خلاصۃ الاحکام فی دین الاسلام :

داخلہ نمبر: ۳۴۶۔ مصنف: احمد بن ابو قاسم ابن طالعی
(حسب صراحت مخطوطہ)، جب کہ ایتھے (نمبر ۲۵۶۲، جلد ۱)
کی صراحت کے مطابق نام ”محمود بن احمد بن ابو القاسم بن
طائفی“ ہے۔ سنہ تصنیف: ۵۷۵ھ۔ کاتب: امکاناً محمد حسن
سومرہ۔ سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۴۵ سائز: ۸ انچ × ۶ انچ۔
کیفیت: اصل کتاب دس ابواب اور ۴۵ فصول پر منقسم ہے
اس مخطوطے میں صرف سات ابواب ہیں، تین ابواب غائب ہیں۔

۴۶۔ رد میزان الحق -

داخلہ نمبر: ۶۳۴۔ مصنف: محمد علی خاں تالپور ابن مہر محمد
ناصر خاں (ولادت ۱۲۴۰ھ، وفات بعد ۱۲۹۱ھ)۔ سنہ تصنیف:

(۸۹)

۱۲۹۱ھ - موضوع : ہادری فہنڈر کی کتاب میزان الحق (تصنیف
 ۱۲۳۸ھ) کا نکتہ بہ نکتہ ، باب بہ باب ، فصل بہ فصل رد ،
 کاتب : نامعلوم ۔ سنہ کتابت : ۱۲۳۵ھ - سائز : گیارہ انچ ×
 ساڑھے چھ انچ ۔ کیفیت : سنہ تصنیف ۱۲۰۱ھ اور مندرج سنہ
 کتابت ۱۸۷۵ء مطابق رکھتے ہیں۔ غالباً خود مصنف اس
 مخطوطے کا کاتب ہے۔

۴۷- معارج النبوة :

داخلہ نمبر : ۲۲۰ - مصنف : معین الدین محمد امین القراہی
 الہروی (م ۹۰۷ھ) المعروف بہ معین مسکین ۔ سنہ تصنیف :
 ۸۹۱ھ ۔ موضوع : سیرۃ ۔ کاتب : باقی محمد جوٹھاری
 (ہا جوٹھاری) ۔ سنہ کتابت : ۱۰۷۵ھ - اوراق : ۳۹۸ - سائز :
 ۱۳ انچ × ۹ انچ ۔ کیفیت سرورق پر ”فقیر اللہ بن عبدالرحمن“ کی
 مورخ یاد داشت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ
 سنہ ۱۱۷۹ھ میں صاحب یادداشت کی ملکیت میں رہا ہے ۔
 اس کے بعد فقیر اللہ کی مہر بھی دو جگہ ثبت ہے ۔ یہ فقیر اللہ
 علوی شکار پوری ہوں گے ۔ بعد میں یہ مخطوطہ سید صبغہ اللہ
 حسینی (۱۲۳۱ھ) اور پھر علی گوہر حسینی کے ہاتھ آیا ۔
 یہ پیران ہاگاہ کے کتاب خانے کا مخطوطہ ہے ۔ کتاب ایک
 مقدمے اور چار رکن اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے اور ہر
 رکن مزید ابواب پر منقسم ۔

۴۸، ۴۹- مدارج النبوة و درجات الفتوة :

داخلہ نمبر : ۱۷۲، ۲۵۲ - مصنف : شیخ عبدالحق بن سیف الدین
 الترمذی الدہلوی (م ۱۰۵۲ھ) ۔ موضوع : سیرۃ ۔ کاتب :

(۶۰)

ملا محمد امین بن ملا الہدایہ عرف تونیہ۔ سنہ کتابت: ۱۶۱۶ھ۔
کل اوراق: ۴۵۹ مخطوط دو حصوں میں مجلد کیا گیا ہے،
حصہ اول (داخلہ نمبر ۱۷۲) ورق ۱ تا ۶۲۸ - حصہ دوم
(داخلہ نمبر ۲۵۲) ورق ۲۲۹ تا ۴۵۹ - سائز: ۱۸ انچ ×
ساڑھے چار انچ۔ کیفیت: ایک یادداشت سے جو سید صبغہ اللہ
کی تحریر اور مہر کی ہوتی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ
بھی پیران ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۵۰۔ شرح صراط المستقیم (یا شرح سفر السعاده):

داخلہ نمبر: ۱۵۷۔ شارح: شیخ عبدالحق بن سیف الدین الترمذی
الدہلوی البخاری (م ۱۰۵۲ھ) جنہوں نے مجدد الدین فیروز آبادی
(م ۱۲۹۹ھ) کی کتاب ”صراط المستقیم“ یا ”السفر السعاده“
کی شرح فارسی میں لکھی۔ موضوع: سیرہ۔ کاتب: محمد . . .
کتابت: ۱۲۴۴ھ۔ اوراق: ۴۸۳۔ سائز: ۱۲ انچ × ۷ انچ۔ کیفیت:
کتاب مقدم، فاتحہ کتاب اور خاتمہ کتاب پر منقسم ہے
اور ذیلی تقسیم ابواب و فضول کی بھی ہے۔

۵۱۔ فتح القوی فی نسب النبی:

داخلہ نمبر: ۲۴۳۔ مصنف: مجددوم محمد ہاشم بن عبدالغفور
تتوی (م ۱۱۷۴ھ)۔ موضوع: شجرہ از آدم تا نبی کریم ص
سنہ تالیف: ۱۱۳۳ھ۔ کتابت: محمد صالح بن خضر۔ سنہ کتابت:
۱۲۰۲ھ۔ اوراق: ۱۰۵۔ سائز: ساڑھے چھ انچ × ساڑھے
تین انچ۔ کیفیت: آخر میں ”سید صبغہ اللہ“ کی مہر اور ”سید
علی گوہر حسینی“ کی مہر جمع ثبت ہیں، جن سے ظاہر ہے
کہ مخطوطہ پیران ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔

(۹۱)

۵۲- گلشن معجزات (منظوم) :

داخلہ نمبر: ۵۳۔ مؤلف: مخدوم محمد صالح وزیر آبادی متصل لکھی (م قبل ۱۸۹۰ء) تلمیذ غلام محی الدین نقشبندی (م ۱۲۴۴ھ، مد فون در حیدرآباد سندھ)۔ موضوع: معجزات نبوی۔ کاتب: حاجی امام بخش شکارپور۔ سنہ کتابت: ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۶ء۔ اوراق: ۷۶۔ سائز: ساڑھے نوانچ × ساڑھے چھ انچ۔ کیفیت: مناجات سے آغاز، اس کے بعد منظوم متن ۳۴ عنوانات سرخ کے تحت ہے۔

۵۳- سیرۃ نبوی مع شجرہ :

داخلہ نمبر: ۴۲۔ مصنف: نامعلوم۔ کاتب: ملا محمد باقر۔ سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۹۶۔ سائز: ۱۰ انچ × ۶ انچ۔

۵۴- حکایات الصالحین :

داخلہ نمبر: ۲۱۴۔ اصل کتاب ”روض الراحین فی حکایات الصالحین“ عربی میں عبداللہ بن اسد بن علی الیافعی الیمنی (م ۷۶۰ یا ۷۶۸ھ) نے لکھی تھی۔ یہ مخطوطہ اس کا فارسی ترجمہ ہے جسے کسی سندھی عالم نے کیا ہے۔ اس لیے کہ دیباچے میں وہ لکھتا ہے کہ ”ترجمہ شود بعبارت سہل فارسی کہ در فہمیدن از زبان سند نیز اسہل و آسان باشد“ (ورق ۲-ب)، خاتمے میں وہ لکھتا ہے کہ ”... بندہ ہی مقدار کہ در زبان سند ہم ژاژمی نماید...“ (ورق ۱۴۵-ب)، نیز حاشیے میں سندھی اشعار بھی درج ہیں۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۴۶۔ سائز: سات انچ × ساڑھے تین انچ۔ کیفیت: کتاب بیس ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب دس حکایات پر۔

(۹۲)

۵۵۔ مرغوب الاحباب در نسب اقطاب :

داخل نمبر: ۲۵۹۔ مصنف: سید نظر علی خاکی۔ موضوع: احوال مشائخ نقشبندیہ لواری، بالخصوص خواجہ محمد زمان اول و خواجہ محمد زمان ثانی۔ سنہ تصنیف: ۱۲۷۳ھ۔ کاتب نسخہ: قدیم: حافظ محمود در سنہ ۱۳۲۶ھ۔ ناقل نسخہ: ہذا: اعجاز الحق قدوسی در سنہ ۱۹۵۸ء۔ اوراق: ۲۶۸۔ سائز: ۱۲ انچ × ۸ انچ۔ کیفیت: کتاب میں اول ولایت کا بیان ہے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق سے شروع ہو کر خواجہ محمد حسن لواری کے ذکر پر تمام ہوتی ہے۔

۵۶۔ روضۃ الاحباب :

داخل نمبر: ۱۷۵۔ مصنف: امیر عطاء اللہ بن فضل اللہ جمال الحسینی (م ۹۳ھ)۔ موضوع: تاریخ اسلام۔ کاتب: عبدالرحی بن حسین بن نظام الدین بن عبدالوہاب بن شیخ محمد حاجی حرمین الشریفین المنسوب الی ابی الدرداء الانصاری۔ سنہ کتابت: ۱۰۶۵ھ۔ اوراق: ۳۔ سائز: ۱۰ انچ × ۶ انچ۔ کیفیت: اصل کتاب تین حصوں پر منقسم ہے جن کو مقصد کہا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ عرف ”مقصد اول“ کا ہے جو تاریخ نبوی سے تعلق رکھتا ہے۔ (بقیہ مقصد احوال صحابہ اور احوال تبع تابعین سے تعلق رکھتے ہیں جو اس مخطوطے میں نہیں)۔ سرورق پر ایک مہر ثبت ہے ”علی مظفر خان فدوی محمد شاہی بادشاہ غازی“۔

۵۷۔ فردوس العارفین :

داخل نمبر: ۱۷۹۔ مصنف: بلوچ خاں ولد مکرم خاں تالپور۔ سنہ تصنیف: ۱۲۰۱ھ۔ موضوع: احوال خواجہ محمد زمان

(۹۳)

نقشبندی لواری (م ۱۱۸۸ھ)۔ کاتب نسخہ قدیم: حافظ ابوالحسن بن حافظ ولی محمد متعلوی در سنہ ۱۳۳۵ھ۔ ناقل نسخہ ہذا: اعجاز الحق قدوسی در سنہ ۱۹۵۸ء۔ اوراق: ۱۷۱۔ سائز: ساڑھے بارہ انچ × ساڑھے سات انچ۔ کیفیت: متن کتاب کا آخری عنوان ”ذکر رسیدن راقم الحروف در خدمت اہشان“ مصنف نے اپنے شخصی حوالے کے ساتھ لکھا ہے۔

۵۸۔ زاد النجاة:

داخل نمبر: ۸۱۔ مصنف: محمد صفی بن ولی۔ بفرمائش: ظفر خاں شاہ جہانی صوبہ دار کابل و کشمیر (۱۷۳۰ھ)۔ موضوع: موت اور اس کے بعد۔ مآخذ: کتاب من لایہزہ الفقیہ، کافی للکلہنی، مجمع البیان وغیرہ۔ کاتب: نامعلوم۔ سنہ کتابت: ۱۱۳۳ھ۔ سائز ۸ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت: تمہید (خطبہ) کے علاوہ باون ابواب پر مشتمل۔ آخر میں ایک ہاد داشت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ صابر علی کی ملکیت میں رہا ہے۔

۵۹۔ تحفۃ النصائح (منظوم):

داخل نمبر: ۱۱۶۔ مصنف: یوسف گدا۔ موضوع: تعلیم عقائد و اخلاق۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۳۰۔ سائز: ۸ انچ × ۶ انچ۔ کیفیت: ناقص الآخر؛ ۳۵ عنوانات ابواب، مہر غیر واضح۔

۶۰۔ مہدائ و معاد:

داخل نمبر: ۲۱۷۔ مجموعہ تحریرات مختلفہ شیخ احمد سرہندی الملقب بہ مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۳ھ)۔ جامع: محمد صدیق

(۹۴)

کشمی (م ۱۰۵۱) در سنہ ۱۰۱۹ھ۔ کاتب: اخوند محمد حیات۔
سنہ کتابت: ۱۲۵۵ھ۔ اوراق: سائز: ۷ انچ × ۴ انچ۔
کیفیت: بخط نستعلیق شکستہ آمیز، دہلی (۱۳۰۷ھ)، امرت سر
(۱۳۳۰ھ)، لاہور (۱۳۸۵ھ) اور کراچی (۱۳۸۸ھ) سے طبع
ہو چکی ہے۔ ورق اول پر سید علی گوہر کا نام اور ورق آخر
پر مہر مثبت ہے، جس سے ظاہر ہے کہ یہ مخطوطہ پیران ہاگاہ
کے کتاب خانے کا ہے۔

۶۱۔ کنز الرموز (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۱۵۔ مصنف: حسب ترقیم ”سید السادات میر حسینی“
(م ۱۸۱۸ھ) یا فخر السادات حسینی۔ موضوع: تصوف۔ کاتب
و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۴۲۔ سائز: سات انچ × ساڑھے
چار انچ۔ کیفیت: بخط نستعلیق، مہر ”سید میر عالی نواز شاہ
علوی ۱۲۱۳“، مشتمل پر ۴۸ عنوانات۔

۶۲۔ خزانة المعرفة:

داخلہ نمبر: ۳۱۳۔ مصنف: سید علی گوہر شاہ اصغر بنگالہ
دہلی نیرہ سید محمد راشد۔ سنہ تصنیف: ۱۲۵۵ھ۔ موضوع:
تعلیمات سید صبغہ اللہ (م ۱۲۴۶ھ)۔ کاتب: عبدالقادر۔ سنہ
کتابت: ۱۳۰۷ھ۔ اوراق: ۲۰۰۔ سائز: ۱۲ انچ × ۷ انچ۔
کیفیت: مقدمے اور خاتمے کے علاوہ سترہ ابواب پر مشتمل،
ہر باب مزید فصول پر منقسم۔

۶۳۔ رسالہ رموزات:

داخلہ نمبر: ۲۷۸۔ مصنف: شیخ عبدالجلیل لکھنوی (م ۱۰۴۳ھ)۔
موضوع: تصوف۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۴۔
سائز: چھ انچ × ساڑھے تین انچ۔

۶۴۔ رسائل اسرار جلالیہ :

داخلہ نمبر: ۲۴۷۔ مصنف: شیخ عبدالجلیل لکھنوی (م ۱۰۳۳ھ)۔
موضوع: اسرار آیات قرآنی و احادیث و اقوال مشائخ۔ کاتب و
سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۳۱۔ سائز: ساڑھے چھ انچ ×
ساڑھے تین انچ۔ کیفیت: مصنف نے کتاب مکمل کرنے کے
بعد میر سید جلال کی خدمت میں پیش کی تھی جس کا ذکر
ورق ۳۔ الف پر وہ خود کرتا ہے۔ ”چون این رسالہ با تمام
رساینده در نظر میر سید جلال گذرایندہ آمد ایشاں بنام خود
سرفراز فرمودہ۔“

۶۵۔ سیر مقامات :

داخلہ نمبر: ۲۵۵۔ مصنف: شیخ عبدالجلیل لکھنوی (م ۱۰۳۳ھ)۔
موضوع: اذکار و مراقبہ طریق چشتیہ، بالخصوص خواجہ معین الدین۔
کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۶۱۔ سائز: ۶ انچ × ۳ انچ
کیفیت: مشتمل پر ۵ فصول و مجموعہ مکتوبات در آخر،
مکتوب الہوں میں میر سید جلال، میر سید حامد، ملک خواجہ
واعظ، حسن سیف، عبدالحق، شیخ احمد نرہندی، شیخ حسین
جونپوری وغیرہ شامل ہیں۔

۶۶۔ رسالہ عشقیہ :

داخلہ نمبر: ۲۵۴۔ مصنف: شوخ عثمان جال: دہری (اولاً مرید شیخ
جلال تھانیسری م ۹۸۹، بعدہ خواجہ اسحاق، بعدہ پیر ولی
برکی، بعدہ مرید و خلیفہ خواجہ باقی باللہ م ۱۰۱۲ھ)۔ موضوع:
تصوف۔ کاتب: نامعلوم۔ سنہ کتابت: ۱۲۲۵ھ۔ اوراق: ۲۲۵۔
سائز: ۷ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت: اس رسالے میں چار فصلوں
ہیں اور ہر فصل میں چار باب۔ ترقیمے کے بعد ایک پادداشت

(۹۶)

ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ بہادر خان ولد عالم خان تالپر ۱۲۲۵ھ مقیم خیرپور کی ملکیت میں تھی۔ اس کے بعد ایک مہر مجمع ”درج دل من علی گوہر است“ ثبت ہے دیگر دو مہرہں ”سید حزب اللہ ۱۲۵۸ھ“ اور ”بہادر خان تالپر“ کی بھی دوسرے صفحات پر ثبت ہیں۔ یہ مخطوطہ بھی پیران ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۶۷۔ معیار سالکان طریقت :

داخلہ نمبر: ۱۲۳۔ مصنف: میرعلی شیر قانع تتوی (م ۱۲۰۳ھ)۔
سنہ تصنیف: ۱۲۰۲ھ، ہجر ۶۳ سال۔ کاتب و سنہ کتابت:
نامعلوم۔ اوراق: ۳۳۔ سائز: بارہ انچ × ساڑھے سات انچ۔
کیفیت: مشتملبر مقدمہ و خاتمہ و دوازدہ معیار و خاتمہ۔ ذکر شیوخ بہ ترتیب تاریخی۔

۶۸۔ رسالہ حق نما :

داخلہ نمبر: ۲۱۹۔ مصنف: دارا شکوہ (مقتول ۱۰۶۹ھ)۔ سنہ تصنیف: ۱۰۵۰ھ۔ موضوع: تصوف۔ کاتب: محمد حیات اکھمی ساکن باگڑجی: سنہ کتابت: ۱۲۵۵ھ۔ اوراق:
۱۔ سائز: ۶ انچ × ۳ انچ۔ کیفیت: مشمولات (۱) فصل عالم ناسوت (۲) فصل عالم ملکوت (۳) شغل اول (۴) شغل ثانی (۵) شغل ثالث (۶) در بیان عالم لاهوت۔ صفحات اول و آخر پر ”سید علی گوہر“ کی مہر ثبت ہے۔ مخطوطہ پیران ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۶۹۔ طلسم سعادت :

داخلہ نمبر: ۱۳۹۔ مصنف: محمد شفیق المعروف بہ لطف علی خان رضوی (م ۱۱۳۳ھ)۔ موضوع: اخلاقی نصاب۔ کاتب و سنہ

(۹۷)

کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۲۳۔ سائز: آٹھ انچ × ساڑھے تین انچ۔ کیفیت: تالیف کردہ برائے فرزندان خود غضنفر علی و ذوالفقار علی، اصل کتاب مقدمہ و دوازدہ ابواب و خاتمہ پر مشتمل تھی مگر اس مخطوطے میں صرف مقدمہ اور باب اول اور باب دوم کا کچھ حصہ ہے۔

۷۰۔ جواہر خمسہ:

داخلہ نمبر: ۲۹۵۔ مصنف: ابوالمؤید محمد بن خاطرالدین بن بایزید بن خواجہ فریدالدین عطار (م. ۷۹۷ھ)۔ شاگرد شیخ ظہور حاجی حضور سنہ تصنیف: ۷۹۵۶ھ۔ موضوع: تصوف۔ کاتب و سنہ تصنیف: نامعلوم۔ اوراق: ۴۷۔ سائز: سات انچ × ساڑھے چار انچ۔ کیفیت: اصل کتاب پانچ حصوں یا جوہروں پر منقسم ہے جن کے عنوانات یہ ہیں (۱) در عبادت عابدان و طریق آن (۲) در زہد زہدان و طریق آن (۳) در دعوت داعیان و طریق آن (۴) در اشتغال و اذکار مشرب شطار (۵) ورثۃ الحق عمل محققان و طریق آن۔ اس مخطوطے میں صرف ابتدائی دو جواہر ہیں۔

۷۱۔ جواہر خمسہ (نسخہ دیگر):

داخلہ نمبر: ۳۴۲۔ مصنف: حسب ذکر بالا۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۱۰۔ سائز: آٹھ انچ × ساڑھے تین انچ۔ کیفیت: اس مخطوطے میں جوہر سوم و جوہر چہارم ہیں۔

۷۲۔ رسائل تصوف (مجموعہ):

مشمولہ

(۱) رسالہ حق نما از دارا شکوہ (م ۶۹، ۷۱)

(۲) رسالہ شطاریہ از بہاءالدین ابراہیم عطا اللہ انصاری القادری

الحسینی (قبل ۱۱۱۷ھ)

(۹۸)

- (۳) مکتوبات شیخ عبدالقادر جیلانی (م ۵۶۱ء)
(۴) مکتوبات راشد (پیر سید محمد راشد حسینی) جمع کردہ
یکے از مریدین -
(۵) منتخب شمائل اتقیاء -

داخلہ نمبر: ۳۷۳ - کاتب رسائل اول و دوم: عبدالرحمان بھٹی -
سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۱۱۲ - سائز: ۸ انچ × ۶ انچ -
کیفیت: سالمہ شطاریہ میں فصل چہارم کے ذیل میں اذکار عربی
فارسی کے ساتھ اذکار ہندی اور جوگیوں کا ذکر بھی ہے -
مکتوبات راشد کے ذیل میں ۱۹ خطوط درج ہیں - منتخب
شمائل اتقیاء کا متن ۲۱ عنوانات کے تحت منقسم ہے -

۷۳۔ رسالۃ التسمویدہ بین الافادہ و القبول :

داخلہ نمبر: ۲۱ - مصنف: نامعلوم - موضوع: وجود - مآخذ:
فصوص الحکم اور شرح فصوص الحکم - کاتب و سنہ کتابت:
نامعلوم - اوراق: ۱۶ - سائز: آٹھ انچ × ساڑھے تین انچ -

۷۴۔ خلاصۃ الالفاظ جامع العلوم :

داخلہ نمبر: ۲۳۵ - موضوع: ملفوظات مخدوم جہانیاں (ابو عبداللہ
جلال الدین بن احمد حسنی بخاری م ۵۸۵ء) - جامع: ابو عبداللہ
علاء الدین بن علی بن اشرف بن سعد بن علی القریشی (مرید
مخدوم جہانیاں در سنہ ۵۳۲ء) - کاتب: . . . ولد شیخ عباس
قریشی - سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۲۶۳ - سائز: ساڑھے
آٹھ انچ × ساڑھے چار انچ - کیفیت: مہرو یادداشت ملکیت
”حزب اللہ“، مہرو یادداشت ”فقہ اللہ“ ۱۱۶۹ھ، نیز مہر دیگر
۱۱۶۸ھ، مہرو یادداشت ”شہاب الدین“ بلا سنہ، مہرو یادداشت

(۹۹)

سید صبغۃ اللہ حسینی، مہر و یادداشت سید علی گوہر حسینی،
یہ مخطوطہ بھی پیران ہا گارہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۷۵۔ ملفوظات سید صبغۃ اللہ:

داخلہ نمبر: ۲۲۵۔ موضوع: ملفوظات سید صبغۃ اللہ بن سید
محمد راشد (م ۱۲۳۶ھ)۔ جامع: یکے از مریدین۔ کاتب و
سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۲۰۰۔ سائز: ۱۳ انچ × ۷ انچ۔
کیفیت: اس مخطوطے میں صرف پانچ ابواب ہیں اور ہر باب
مزید فصول پر منقسم ہے۔ پانچواں باب ناقص ہے، چوتھی
فصل پر ناتمام رہ جاتا ہے۔

۷۶۔ چیچ نامہ:

داخلہ نمبر: ۷۷۔ اصل مصنف بیزبان عربی: نامعلوم
مترجم فارسی: علی بن حامد بن ابی بکر کوفی، حوالی
۵۶۱۳۔ موضوع: تاریخ سندھ۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔
اوراق: ۴۳۔ سائز: ساڑھے گیارہ انچ × سات انچ۔ کیفیت:
اصل کتاب بیزبان عربی کا مخطوطہ قاضی اسماعیل بن
علی الثقفی قاضی بکھر کے قبضے میں تھا جس سے فارسی
میں ترجمہ ہوا۔ یہ اولاً حیدرآباد دکن سے ۱۳۵۸ھ میں شائع
ہوا تھا۔ یہ مخطوطہ اول و آخر سے ناقص ہے۔

۷۷۔ چیچ نامہ (نسخہ دیگر):

داخلہ نمبر: ۳۶۴۔ یہ بھی اول و آخر سے ناقص ہے۔ کاتب و
سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۵۴۔ سائز: حسب سابق۔

۷۸۔ خلاصۃ التواریخ:

داخلہ نمبر: ۱۸۶۔ مصنف: سبحان رائے بٹالوی۔ سنہ تصنیف:

(۱۰۰)

۱۱۰۷۔ کاتب و سنہ کتابت۔ نامعلوم۔ اوراق: ۳۰۲۔ سائز: نوانچ × ساڑھے پانچ انچ۔ کیفیت: نسخہ ناقص الآخر ہے۔

۷۹۔ نگارستان تواریخ:

داخلہ نمبر: ۲۶۹۔ مصنف: احمد بن محمد بن عبدالغفور الغفاری القزوینبی (م ۵۹۷۵)۔ سنہ تصنیف: ۹۵۹ (اسم تاریخی ”نگارستان واقع“) موضوع: اجداد رسول اللہ ص سے لے کر دسویں سنہ ہجری تک کے حالات۔ کاتب: محمد شفیق۔ سنہ کتابت: ۱۲۳۲ھ۔ اوراق: ۲۷۰۔ سائز: ساڑھے آٹھ انچ × ساڑھے چار انچ۔ کیفیت: محمد شفیق نے جس قدیم مخطوطے سے اسے نقل کیا تھا اسے عبدالشکور نے سید میر محمد محفوظ کی فرمائش پر ۱۰۸۹ھ میں کتابت کیا تھا۔ مخطوطے پر سید صبغہ اللہ اور سید علی گوہر اور حزب اللہ کی مہربیں ثبت ہیں جن سے ظاہر ہے کہ مخطوطہ پیرانہ ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۸۰۔ لب تاریخ سندھ:

داخلہ نمبر: ۱۲۲۔ مصنف: خداداد خاں (م ۱۳۲۰ھ) سنہ تصنیف: ۱۳۱۸ھ۔ موضوع: تاریخ سندھ۔ فرمائش: ایچ ای ایم جیمس، کمشنر سندھ۔ کاتب: عبید اللہ فقیر ولد حاجی محمود قوم گاد۔ سنہ کتابت: ۱۳۲۳ھ۔ اوراق: ۲۱۲۔ سائز: ساڑھے بارہ انچ × ۸ انچ۔ کیفیت: یہ مخطوطہ محمد احسان کی فرمائش پر تیار ہوا تھا۔ محمد احسان کے نام کی مہر دو صفحات پر ثبت ہے۔

۸۱۔ نامہ نغز (منظوم):

داخلہ نمبر: ۱۲۹۔ مصنف: باغ علی۔ موضوع: تاریخ خاندان

(۱۰۱)

کلمہ پورہ، منظوم بصورت مثنوی - کاتب نسخہ، قدیم، محمد شریف فاروقی در سنہ ۱۱۶۶ھ - ناقل نسخہ، ہذا: نامعلوم، در سنہ ۱۹۵۳ء - اوراق: ۲۰۳ - سائز: ۱۲ انچ × ۸ انچ - کیفیت: خاندان کلمہ پورہ کی حکومت کے آغاز سے خدایار خان تک جنگوں کا منظوم حال - تین سال کی محنت کے بعد یہ مثنوی ۱۱۵۵ھ میں اتمام کو پہنچی۔

۸۲- تحفہ الکرام:

داخلہ نمبر: ۱۶۵، ۱۷۰ - مصنف: میر علی شہر قانع توتوی (م ۱۲۰۳ھ) موضوع: تاریخ و تذکرہ - اصل کتاب تین جلدوں میں ہے - اس نسخے میں شروع کی صرف دو جلدیں ہیں - کاتب جلد اول: مصنف خود حسب ترقیم "محررہ مؤلف ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۱۱۹۸ھ" - کاتب جلد دوم و سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: جلد اول ۳۷۳، جلد دوم ۴۹۵ - سائز: ساڑھے آٹھ انچ × چھ انچ - کیفیت: مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ۔

۸۳- روضۃ المجاہدین:

داخلہ نمبر: ۴۵ - مصنف: حافظ عطاء اللہ بن حسامی الواعظ موضوع: واقعات کربلا و محاربات مختار ثقفی - سنہ تصنیف: ۹۸۱ھ - کاتب: نامعلوم - کتابت: نامعلوم - اوراق: ۱۳۱ - سائز: آٹھ انچ × ساڑھے پانچ انچ - کیفیت: مشتمل پر ۲۱ ابواب۔

۸۴- مدح نامہ سندھ:

داخلہ نمبر: ۱۰۶ - مصنف: مخدوم محمد ہاشم توتوی (م ۱۱۷۷ھ) - موضوع: عبد الرؤف الغانی کی مخالفانہ کتاب کے رد میں، در مدح سندھ - سنہ تصنیف: مصنف کے سفر حج ۱۱۳۶ھ سے واپسی کے بعد - کاتب: عبداللہ - سنہ کتابت: ۱۲۷۹ھ، نقل

از نسخہ قدیم مکتوبہ ۵۱۲۳۶ - اوراق : ۲۱ - سائز : ساڑھے سات انچ × ساڑھے چار انچ - کیفیت : ترقیمے کے بعد کاتب نے ایک منظوم مناجات بھی درج کی ہے۔

۸۵- وفيات :

داخل نمبر : ۱۰۷ - جامع : نامعلوم - موضوع : مجموعہ مادہ های تاریخ وفات - کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم - اوراق : ۶ -

۸۶- مقالات الشعراء :

داخل نمبر : ۱۳۵ - مصنف : میر علی شیر قانع تتوی (م ۱۲۰۳ھ) موضوع : تذکرہ شعراء - سنہ تصنیف : آغاز ۱۱۶۹ھ، اختتام ۱۱۷۳ھ - کاتب و سنہ کتابت - نامعلوم - اوراق : ۱۸۲ - سائز : ساڑھے سات انچ × ساڑھے چار انچ - کیفیت : فارسی شعراء کا تذکرہ ابٹنی ترتیب کے ساتھ، مندرجہ ادبی بورڈ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔

۸۷- کلیات سعدی :

داخل نمبر : ۲۶۵ - مصنف : مشرف الدین بن مصلح الدین عبداللہ شیرازی المتخلص بہ سعدی (م ۶۹۱ھ) - کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم - اوراق : ۲۸۸ - سائز : ساڑھے سات انچ × ساڑھے چار انچ - کیفیت - مغللا فہرست عنوانات، مرتب کلیات "علی بن احمد" درمدمت ۵۷۲۳ تا ۵۷۳۶ حسب دیباچہ "مرتب (ورق ۳ - الف)، مہرین جو اس مخطوطے کے ورق ۲۸۸ - الف پر ثبت ہیں (۱) بیضاوی مہر "سید علی گوہر حسینی ۱۲۲۵" (۲) مہر "۔۔۔ سید صبغہ اللہ" (۳) مہر "مجمع" ہست ورد زبان حزب اللہ - کلام لالہ الا اللہ - ان

مہروں سے ظاہر ہے کہ یہ مخطوطہ ہیران ہاگاہ کے کتاب خانے کا ہے۔ ایک یادداشت مکتوبہ سید جن شاہ سکھ موضع کمہورا (۱۲۶۳ھ)۔

۸۸۔ کلیات ابراہیم خلیل (درسہ جلد) :

داخلہ نمبر: ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶۔ مصنف: مخدوم محمد ابراہیم خلیل تنوی (م ۱۳۱۷ھ) جو تکملہ مقالات الشعراء کا مؤلف بھی ہے۔ کاتب نسخہ قدیم: نامعلوم۔ ناقل نسخہ: هذا: اعجاز الحق قدوسی۔ اوراق: ۱۰۸ + ۲۷۲ + ۲۴۱ = ۶۲۱۔ سائز: ۱۸ انچ × ۹ انچ۔ دیوان خلیل کیفیت: جلد اول مائدہ خلیل مشتملبر مکتوبات و رقعات و تحریرات، جلد دوم موسوم دیوان خلیل مشتملبر غزلیات و مخمسات و مسدسات، جلد سوم مشتملبر قطعات تاریخی و رباعیات ماتم آیات و مراثی فردیات و ہم طرح اشعار۔

۸۹۔ دیوان شمس تبریز :

داخلہ نمبر: ۳۲۱۔ مصنف: جلال الدین رومی۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۲۳۷۔ سائز: ساڑھے چھ انچ × ساڑھے تین انچ۔ کیفیت: یہ مخطوطہ اصل دیوان کا انتخاب ہے۔ مہرین اور یادداشتیں (۱) ”سید صبغہ اللہ“ کی بیضاوی مہر، (۲) ”سید علی گوہر حسینی ۱۲۲۵“ کی مہر (۳) یادداشت تحریر کردہ سید صبغہ اللہ ”لا مالک فی الحقیقہ“ الا اللہ بحسب الظاہر عبدہ صبغہ اللہ“ مع مہر بیضاوی، (۴) یادداشت تحریر کردہ سید علی گوہر حسینی مع مہر۔

۹۰۔ دیوان حافظ :

داخلہ نمبر: ۳۵۹۔ مصنف: شمس الدین محمد حافظ شیرازی (م ۷۹۱ھ)۔ کاتب: نامعلوم۔ سنہ کتابت: ۱۰۸۱ھ۔ اوراق:

(۱۰۴)

۱۵۰۔ سائز۔ ۸ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت: کسی نے سرورق پر لکھ دیا ہے ”دیوان حافظ بقلم عطا تتوی“۔ مکرترقیمے میں صرف سنہ کتابت درج ہے کاتب کا نام نہیں ہے۔

۹۱۔ غرة الکمال:

داخلہ نمبر: ۳۹۔ مصنف: امیر خسرو دہلوی (م ۷۲۵ھ)۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ (تاہم اس پر ایک مہر ۱۱۳۷ھ کی ہے)۔ اوراق: ۱۷۲۔ سائز: ساڑھے پانچ انچ × ساڑھے تین انچ۔ کیفیت: یہ امیر خسرو کے چار دواون میں سے تیسرا ہے۔ کسی نے غلطی سے اس کے سرورق پر نام ”قصائد امیر خسرو“ لکھ دیا ہے۔ ورق ۱۰۱۔ الف پر ایک مہر ثبت ہے ”۱۱۳۷ دوستدار نبی ولی اللہ“۔

۹۲۔ دیوان صائب:

داخلہ نمبر: ...۔ مصنف: مرزا محمد علی صائب اصفہانی (م ۱۰۸۸ھ)۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۳۳۔ سائز: ...۔ کیفیت: ناقص الآخر۔ ورق ۱۔ الف پر پانچ اشعار ”غزل ریختہ“ کے درج ہیں۔ ایک یادداشت بھی ہے جس سے ظاہر ہے کہ مخطوطہ غلام حیدر کی ملکیت میں تھا۔

۹۳۔ دیوان مروی:

داخلہ نمبر: ...۸۲۔ مصنف: ملا حسن مروی (دربار اکبری کی ایک شخصیت جس کا ذکر ابوالفضل نے آئین اکبری میں کیا ہے)۔ کاتب: علی میدد۔ سنہ کتابت: ۱۲۴۹ھ۔ کرنل ہنری پوٹنجر کے منشی لالہ پیتیمیر داس ولد منشی جسونت رام لالہ ساکن ٹھٹہ کے لیے علی مدد نے کابل کے کسی قدیم تر

(۱۰۵)

نسخے سے یہ نقل تیار کی۔ دیوان مروی کا یہ واحد دستیاب نسخہ ہے۔

۹۴۔ دیوان کلیم :

داخلہ نمبر : ۳۴۔ مصنف : مرزا ابوطالب کلیم ہمدانی (م ۱۱۶۱ھ) کاتب : محمد حفیظ تتوی۔ سنہ کتاب : ۱۱۵۹ھ۔ کیفیت : ناقص الاول۔ ”غزل محمد عطا مرحوم“ کے عنوان سے ایک غزل فارسی، اردو ابیات پر شمول ریختہ ولی و میر کامل، اور دیگر شعرا کے فارسی اشعار بھی درج ہیں، ایک فارسی مثنوی از نامعلوم اور کاتب کے دو ابیات بھی درج ہیں۔

۹۵۔ دیوان محی لاری :

داخلہ نمبر : ۳۷۔ مصنف : محی لاری (م ۱۱۶۳ھ)۔ کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۱۰۳۔ سائز : ۶ × ۳۔ کیفیت : منسوب بہ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی (م ۵۶۱ھ)۔

۹۶۔ دیوان شوکت :

داخلہ نمبر : ۱۳۳۔ مصنف : خواجہ ابواسحاق (یا محمد اسحاق یا محمد ابراہیم) شوکت بخاری (م ۱۱۰۷ھ در اصفہان)۔ سنہ ترتیب دیوان : ۱۰۹۳ھ۔ کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۶۳۔ سائز : ساڑھے آٹھ انچ × ساڑھے تین انچ۔ کیفیت : بخط شکستہ و شکستہ آمیز، ناقص الآخر۔

۹۷۔ دیوان شوکت (نسخہ دیگر) :

داخلہ نمبر : ۱۳۸۔ مصنف : شوکت بخاری (مذکورہ بالا)۔ کاتب و سنہ کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۱۷۵۔ سائز : آٹھ انچ × ہونے چھ انچ۔ کیفیت : بخط نستعلیق شکستہ آمیز، مزین، رنگارنگ، ناقص الآخر۔

(۱۰۶)

۹۸۔ دیوان شوکت (نسخہ دیگر) :

داخلہ نمبر: ۲۵۶ - مصنف: شوکت بخاری (مذکورہ بالا)۔
کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۲۔ سائز: ساڑھے گیارہ
انچ × سوا چار انچ - کیفیت: ناقص الاول، انتخاب غزلیات
و رباعیات - ترقیم کرم خوردہ "بتاریخ چہارم ماہ حسن ...
و زینت اتمام کرد" ایک مثنوی بخط دیگر، ورق ۲۔ ب پر۔
"سید علی گوہر حسینی ۱۲۲۵" کی سہر، مخطوط، پیران ہاگڑہ کے
کتاب خانے کا ہے۔

۹۹۔ انتخاب دیوان شوکت :

داخلہ نمبر: ۱۳۷ - مصنف: شوکت بخاری (مذکورہ بالا)۔
کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۲۶ - سائز: ۸ انچ × ۳ انچ۔
کیفیت: صرف ردیف الف اور ردیف ت سے انتخاب۔

۱۰۰۔ دیوان خاقانی :

داخلہ نمبر: ۲۵۱ - مصنف - خاقانی - کاتب و سنہ کتابت:
نامعلوم - اوراق: ۳۵۸ - سائز: ہونے گیارہ انچ × چھ انچ۔
کیفیت: اول و آخر سے ناقص، کچھ درمیانی اوراق غائب،
مع فرہنگ و حواشی۔ فارسی الفاظ کے معنی کہیں سندھی
زبان میں اور کہیں اردو (ہندوی) میں درج ہیں۔

۱۰۱۔ دیوان ناصر علی :

داخلہ نمبر: ۱۹۱ - مصنف - ناصر علی سرہندی، تخلص علی
اور کبھی کبھی ناصر علی بھی لاتا ہے (م ۱۱۰۸ در دہلی)۔
کاتب: نامعلوم - سنہ کتابت ۱۱۳۹ھ اوراق: ۳۲ - سائز۔

(۱۰۷)

ساڑھے سات انچ × ہونے چار انچ - کیفیت : ترقیم ”تمام شد دیوان مرزا ناصر بتاریخ بیستم شہر ربیع الاول سنہ ۱۱۲۹ھ۔“

۱۰۲۔ غزلیات ذویدی :

داخلہ نمبر : ۱۹۳ - مصنف : نُویدی - (یا نُویدی) - کاتب : نانوں - سنہ کتابت : ۱۲۴۴ھ - اوراق - ۸ - سائز : ساڑھے نو انچ × ہونے چھے انچ - کیفیت : بخط شکستہ، ترقیم ”رقیم الحروف نانوں تحریر فی التاریخ ۲۲ محرم سنہ ۱۲۴۴ در خیرپور متصلہ قصبہ لوہری“ - اضافی تحریریں بھی ہیں، ان میں ایک منشی آسارام سیوستانی اور قطعہ تاریخ وفات میر کرم علی خاں تالپور ہے اور اس کے قبل ایک متعلق یادداشت بھی جس میں سنہ وفات میر کرم علی تالپور ۱۲۴۴ھ درج ہے۔

۱۰۳۔ دیوان عطا :

داخلہ نمبر : ۷، ۸ - مصنف : عبدالعکیم عطا تتوی (م. ۱۱۳۰ھ) - شاعر اردو و فارسی در عہد شاہجہانی وما بعد) - کاتب : قیاساً مصنف خود - سنہ کتابت : نامعلوم - اوراق : ۲۱۳ - (مع دس زائد اوراق) - سائز : ساڑھے سات انچ × چار انچ - کیفیت : دیوان عطا کو راشد برہانپوری نے مرتب کیا اور یہ سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے طبع ہو چکا ہے۔ دیوان میں غزلیات، رباعیات، قطعات، ترکیب بند، مخمسات، ساقی نامہ اور ضمیمہ مشتمل بر متفرق کلام شامل ہیں۔ ورق ۱ - الف پر ایک شعر محمد اکرم کے قلم سے ہے جو عطا کا فرزند ہے۔ اضافی اوراق : علی تخلص کے اشعار ہیں جو غالباً غلام علی سبز ہرش (از اخلاف عطا) ہے۔ خطوط کا خط

(۱۰۸)

خاصہ مشکل اور شکستہ ہے جسے مطبوعہ ایڈیشن کے مرتب
راشد برہانپوری نے بڑی مہارت کے ساتھ پڑھا ہے

۱۰۴۔ دیوان ضیاء :

داخلہ نمبر: ۲۴۔ مصنف: ضیاء الدین ضیاء تتوی (م . . . ۵)
کاتب: مصنف خود۔ سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۹۸۔
سائز ہونے آٹھ انچ × ہونے چار انچ۔ کیفیت: مشتمل
پر غزلیات۔ بعض ہادداشتوں کے ساتھ مثلاً (۱) بتکلیف میر
الہ یار خان مدظلہ پر بیت مرزا صائب غزل گفتہ شدہ (۲)
مصرع اول از تیمور شاہ درانی بموجب فرمایش میر الہ یار
خان پر مصرع گفتہ شد۔

۱۰۵۔ دیوان مائل :

داخلہ نمبر: ۵۔ مصنف: میر غلام علی مائل (م ۱۲۵۱ھ)
کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۸۔ سائز: ۸ انچ
× ۶ انچ۔ کیفیت: غزلیات، ردیف الف تاہ۔

۱۰۶۔ دیوان ولی لغاری :

داخلہ نمبر: ۵۷۔ مصنف: نواب ولی محمد ولی خان ولی لغاری
ابن غلام محمد لغاری: تالپوروں کی حکومت میں ایک مشہور
اور قابل ترین وزیر (۱۲۳۷ھ) دو ساتھی ناسے اور ایک مثنوی
”ہیر رانجھا“ بھی ولی لغاری کی تصانیف میں ہیں۔ کاتب و
سنہ کتابت مخطوطہ ہذا: نامعلوم۔ دیوان کا سنہ ترتیب:
۱۲۲۲ھ۔ اوراق: ۱۱۳۔ سائز: ہونے نو انچ × سوا پانچ انچ۔
کیفیت: دیوان غزلیات (ایک اردو غزل ع ”اس شاہ کم کلم
کون ہمارا سلام ہے“ بھی شامل ہے)، ترجیع بند، مخمسات

(۱۰۹)

منظوم مکتوبات، مثنوی اور قطعات تاریخی پر مشتمل ہے۔
زائد اوراق میں کچھ اردو کلام بھی ہے جس میں صابر کے
اردو مخمسات اور ایک غزل اور ولی کی ایک غزل شامل ہے۔

۱۰۷۔ دیوان ولی لغاری (نسخہ دیگر):

داخلہ نمبر: ۱۸۲۔ مصنف: ولی لغاری (مذکورہ بالا)۔ کاتب:
کوڈن مل ولد مہر ریلو مل۔ سنہ کتابت: ۱۲۳۱ھ۔ اوراق:
۸۹۔ سائز: ہونے سات انچ × ساڑھے چار انچ۔ کیفیت: بخط
نسبتی شکستہ آمیز، مخطوطے میں تاریخی اہمیت کے بعض
فارسی خطوط بھی منقول ہیں، بعض یادداشتیں جو کاتب کے
اخلاف کی ہیں، مہر ”سہم رام“ (ولد کوڈن مل)۔

۱۰۸۔ دیوان علی تتوی:

داخلہ نمبر: ۲۲۳۔ مصنف: سید عباس علی بغاری تتوی
متخلص بہ علی (مخدوم ابراہیم خلیل تتوی م ۱۳۱۷ھ نے
تکملہ مقالات الشعراء میں علی تتوی کا ذکر کیا ہے)۔ کاتب:
غلام مرتضیٰ رضوی۔ سنہ کتابت: ۱۳۰۰ھ۔ اوراق: ۶۳۔
سائز: ہونے ۸ انچ × ساڑھے ۵ انچ۔ کیفیت: علی تتوی سے
صاحب تکملہ مقالات الشعراء کے شخصی روابط تھے۔

۱۰۹۔ دیوان جعفری۔

داخلہ نمبر: ۵۱۔ مصنف: قاضی غلام علی جعفری تتوی
م ۱۳۰۳ھ بن قاضی محمد یحییٰ (بن قاضی محمد حسین تتوی)۔
کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۷۳۔ سائز: سوا ۸ انچ
× سوا ۴ انچ۔ کیفیت: قاضی غلام علی جعفری میرپور
پنهور کے مختارکار تھے، صاحب تکملہ مقالات الشعراء شاعری

(۱۱۰)

میں ان کے استاد تھے ، تکملہ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ تکملہ کے مطابق ایک دیوان اردو میں بھی چھوڑا۔ فارسی دیوان کے اس مخطوطے میں غزلیات کے علاوہ منقبتیں بھی ہیں۔

۱۱۰۔ دیوان حیدر :

داخلہ نمبر: ۳۳۔ مصنف: حیدر (از ملازمان میر غلام علی خان) کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۳۴۔ سائز: ساڑھے ۷ انچ × ہونے ۳ انچ۔ کیفیت: بخط شکستہ، بکثرت ترمیمات متن کے ساتھ، غالباً خود حیدر کے قلم سے۔

۱۱۱۔ کلام انور:

داخلہ نمبر: ۲۹۲۔ مصنف: اخوند محمد بچل متعلوی متخلص بہ انور۔ کاتب: غلام رسول (انور کا فرزند حسب ترقیم، بہتہجا حسب صراحت ورق ۴ ب)۔ سنہ کتابت: ۱۳۰۴ھ۔ اوراق: ۱۔ سائز: مختلف کیفیت: غزلیات اور ایک رباعی، دیگر شعراء (آزاد کشمیری اور قافی) کا کلام بھی درج ہے۔

۱۱۲۔ قصائد عرفی:

داخلہ نمبر: ۱۱۔ مصنف: عرفی شہرازی (آمد ہند ۱۸۹۹ء؛ وفات در لاهور حوالی ۱۸۹۹ء بعمر ۳۶ سال، ترتیب دیوان ۱۸۹۶ء)۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۹۶۔ سائز: ۸ انچ × ساڑھے ۵ انچ۔ کیفیت: ناقص الآخر، مخطوطہ صابر علی شاہ کی ملکیت میں رہا ہے۔

۱۱۳۔ قصائد عرفی (نسخہ دیگر):

داخلہ نمبر: ۲۳۲۔ مصنف: عرفی شہرازی (مذکورہ بالا)۔ کاتب: بدرالدین ولد سید لطف اللہ۔ سنہ کتابت: ۱۱۹۴ھ۔

(۱۱۱)

اوراق : ۸۷ - سائز : سوا ۸ انچ × ساڑھے ۵ انچ - کیفیت :
حواشی اور بین السطورى تشریحات کے ساتھ ، بھط نستعلیق ،
ہشت پہلو مہر سبع ”غلام احمد الحمد للہ ۱۲۳۰، (۱۲۰۳)۔“

۱۱۴ - قصائد عطا :

داخلہ نمبر : ۱۳۶ - مصنف : عبدالحکیم عطا تتوی (اوپر دیوان
عطا کے تحت اس کا ذکر آچکا ہے) - موضوع : حمد و نعت ،
منقبت خلفائے راشدین ، منقبت شیخ عبدالقادر جیلانی - کاتب :
نامعلوم - سنہ کتابت : ۱۱۰۶ھ - اوراق : ۱۸۶ - ۸ انچ ×
ساڑھے ۴ انچ - کیفیت : نادر مخطوطہ ، قصائد میں شخصی
حوالے بھی ہیں - حاشیوں پر اضافی کلام اور تشریحی حواشی
فرہنگ الفاظ) تشریحی حواشی میں حاشیہ نگار زبان ہندی (اردو)
سے اپنی واقفیت ظاہر کرتا ہے مثلاً ”جہرنگ : آواز کوس
و تقارہ و این لفظ اکثر ہزبان ہندی مستعمل است و در فرس
نیز بہمیں معنی اشتمال یافتہ است - (ورق ۱۰۳ - الف)۔“

۱۱۵ - انتخاب قصائد ناصر علی سرہندی :

داخلہ نمبر : ۳۸ - قصیدہ نگار : ناصر علی سرہندی - مرتب :
ضیاء الدین محمد شیرازی الحسنی المعروف بہ شکرالہی تتوی
المتخلص بہ ضیاء - سنہ ترتیب : ۱۲۰۶ھ در شاہ بندر - کاتب :
۱۲۹۶ھ - اوراق : ۸۳ - سائز : ۱۰ انچ × ساڑھے ۶ انچ -
کیفیت : نعمت خان عالی اور محمد محسن اور صابر علی تتوی
اور میر حسین علی خاں تالپور م ۱۲۹۵ھ کا کلام بھی اس میں
شامل ہے - صابر علی (فرزند غلام علی مائل، م ۱۲۸۶ھ) کا
ایک اردو سلام بھی درج ہے -

(۱۱۲)

۱۱۶۔ تحفہ غلام (منظوم):

داخلہ نمبر: ۳۴۴۔ مصنف: غلام محمد ولد خضر (م ۱۳۲۵ھ)
موضوع: نعمت و منقبتِ حسنین و شیخ عبدالقادر جیلانی و مرشد
خود و پدر خود۔ کاتب: نامعلوم۔ سن کتابت: ۱۳۱۰ھ۔
اوراق: ۲۶۔ سائز: ۸ انچ × ساڑھے ۶ انچ۔ کیفیت:
مع تشریح الفاظ۔

۱۱۷۔ تحفۃ العراقرین (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۲۲۲۔ مصنف: افضل الدین ابراہیم بن علی نجار
شروانی متخلص بہ خاقانی (م ۵۹۵ھ)۔ سن تصنیف: سفر حج
سے واپسی کے بعد ۵۵۱ھ میں۔ کاتب: نامعلوم۔ سن کتابت:
۱۰۹۰ھ۔ اوراق: ۱۱۸۔ سائز: ۱۰ انچ × ساڑھے چھ انچ
کیفیت: اول و آخر سے ناقص۔ بکثرت حواشی و توضیحات متن،
مہر ”سید علی گوہر حسینی“ جو پیران ہاگرہ میں سے ہے۔
مخطوطہ پیران ہاگرہ کے کتاب خانے کا ہے۔

۱۱۸۔ لیلیٰ و مجنون (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۸۸۔ مصنف: جمال الدین ابو محمد الیاس بن یوسف
بن مؤید نظام الدین گنجوی متخلص بہ نظامی (م ۵۹۸ھ یا
۵۹۹ھ)۔ کاتب: سہورام یا شنبہورام۔ سن کتابت: ۱۱۹۲ھ۔
اوراق: ۲۱۱۔ سائز: ۸ انچ × ۶ انچ۔ کیفیت: شروع میں
تین اضافی اوراق بھی ہیں جن پر مثنوی کے ۲ اشعار اسی
کاتب کے قلم سے مکرر کتابت کیے ہوئے ہیں، آغاز میں
”سری رام نام جیوست“ لکھا ہے۔ دو شخصی یادداشتیں
”صابر علی شاہ“ کے دستخطوں سے ہیں۔

(۱۱۳)

۱۱۹- مخزن الاسرار (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۸ - مصنف: نظامی گنجوی (مذکورہ بالا)۔
سنہ تصنیف: ۵۵۹ء حسب صراحت مخطوطہ ہذا۔ موضوع:
تصوف۔ کاتب: نامعلوم۔ سنہ کتابت: ۱۱۳۸ھ۔ اوراق: ۵۱۔
سائز: ۸ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت: مشتمل بر حمد و نعت و
مدح و بیست مقالہ۔

۱۲۰- مخزن الاسرار (نسخہ دیگر):

داخلہ نمبر: ۹۹۔ مصنف: مذکورہ بالا۔ کاتب و سنہ کتابت:
نامعلوم۔ اوراق: ۹۱۔ سائز: ۷ انچ × ساڑھے چار انچ۔
کیفیت: اس نسخے میں سنہ تصنیف ۵۵۹ء نظم کیا گیا ہے۔

۱۲۱- سکندر نامہ بحری و یوسف زلیخا (مثنویات):

داخلہ نمبر: ۵۶۔ مصنف سکندر نامہ بری: نظامی۔ مصنف
یوسف و زلیخا: جاسی۔ کاتب سکندر نامہ بحری: محمد وفا
ولد ملا الہ آندہ ولد آخوند ملا رحیم دہلوی۔ مکہ موضع گنبد۔
سنہ کتابت: ۱۲۵۰ھ۔ کل اوراق: ۱۷۸۔ سائز: سوا ۹ انچ
× ۷ انچ۔ کیفیت: سکندر نامہ بحری کے ساتھ کچھ اوراق
یوسف زلیخا کے بھی ہیں۔ یوسف زلیخا کا کاتب کوئی اور
ہے۔ بین السطور اور حاشیے میں تشریحی الفاظ۔

۱۲۲- بوستان سعدی (منظوم):

داخلہ نمبر: ۶۵۔ مصنف: سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ)۔ کاتب:
محمد شجاع فاروقی۔ سنہ کتابت: ۱۲۵۱ھ۔ اوراق: ۱۵۳۔
سائز: سوا ۹ انچ × سوا ۳ انچ۔ کیفیت: ناقص الاول، ابتدائی
۱۱۹ ابیات کم ہیں، مہر "عبدالرحیم بن وفا عباسی ۱۲۶۰"

(۱۱۳)

ورق ۱۳۸- الف ہر ملتی ہے۔ کچھ الفاظ کے سندھی مترادفات بھی درج ہیں۔ دیگر تحریرات مختلفہ مشتملبر نسخجات و ابیات و نقلیات۔

۱۳۳- مثنوی معنوی :

داخلہ نمبر: ۳۲۶ - مصنف: جلال الدین رومی (م ۶۷۲ھ)۔
کاتب و مالک: داؤد بن میاں عبداللہ آگرہ مکتوبہ برائے خود در
ہالانی۔ سنہ کتابت ۱۱۸۸ھ۔ اوراق: ۵۰۶ (دو حصوں میں
مجلد)۔ سائز: ساڑھے ۹ انچ x سوا ۴ انچ۔ کیفیت بظہر نستعلیق،
مع فرہنگ و حواشی بالخصوص ابتدائی پارہ اوراق ہر۔ ترقیم:
”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثنوی المعنوی
مالک و کاتب فقیر مذنب راجی بفضل خدا و شفاعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ علی آلہ و صحبہ وسلم داود بن زید الصالحین میاں
عبداللہ آگرہ اصلح اللہ تعالیٰ احوالہا فی الدنیا و الاخرہ و ادخلہا
اللہ تعالیٰ فی زمرة الصالحین... تاریخ ۱۸ وقت ضحوة الكبرى
یوم اربعاء من شہر شوال سنہ ۱۱۸۸ھ فی قریبہ ہالانی“ کاتب
نے حاشیوں میں تصحیحات کتابت کے علاوہ مفید توضیحات بھی
درج کی ہیں۔ ورق ۱۔ الف ہر کاتب کی ایک گول مہر ”داؤد
بن عبداللہ ۱۱۸۳ھ“ بھی ثبت ہے۔ یہ مخطوطہ بورڈ کو اس
کے سابق میکرٹری غلام ربانی آگرو سے ملا تھا، جو صاحب
مخطوطہ کے اخلاف میں سے ہیں۔

۱۳۴- یوسف و زلیخا (مثنوی) :

داخلہ نمبر: ۳۵۴ - مصنف: عبدالرحمن جامی (م ۸۹۸ھ)۔
کاتب اول: نامعلوم۔ کاتب دوازده ورق از اول و یک ورق

(۱۱۵)

از آخر: غلام محمد در ۱۳۰۲ھ - اوراق: ۱۲۲ - سائز: ۹
انچ × ۶ انچ - کیفیت: بہخط نستعلیق شکستہ آمیز۔

۱۴۵۔ منطق الطیر (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۸۷ - مصنف: فریدالدین عطار (ابو حامد محمد بن
علی ابی بکر ابراہیم فریدالدین عطار نیشاپوری، م ۵۶۲ھ)
دوران حملہ مغول - سنہ تصنیف مثنوی: ۵۵۳ھ - کاتب:
نامعلوم سنہ کتابت: ۱۱۸۸ھ - اوراق: ۱۵۰ - سائز:
۸ انچ × ۳ انچ - کیفیت: ناقص الاول، حواشی، مخطوطے میں
رسالہ نام حق از شرف بھی شامل ہے۔

۱۴۶۔ پند نامہ (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۱۱۵ - مصنف: فریدالدین عطار (مذکورہ بالا)۔
موضوع: نصائح - کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم - اوراق: ۳۱ -
سائز: ۸ انچ × ۵ انچ - کیفیت: بہخط نستعلیق، کاتب
خود بھی شاعر ہے کہ آخر میں ”درصفت ابن کتاب گوید“
کے عنوان سے ابیات درج کئے ہیں، آخر میں ”منتقبت حضرت
شاہ اولیاء“ کے عنوان سے ایک منتقبت بھی ہے۔

۱۴۷۔ طور معرفت (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۶۹ - مصنف: مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی
(م ۱۱۳۳ھ) - موضوع: تصوف - کاتب: عظمت اللہ - سنہ کتابت:
۱۱۳۹ھ (بیدل کی وفات سے صرف چھ سال بعد - اوراق: ۳۸ -
سائز: ساڑھے ۷ انچ × ساڑھے ۳ انچ - کیفیت: بہخط نستعلیق
شکستہ آمیز۔

۱۴۸۔ حملہ حیدری (رزمیہ مثنوی):

داخلہ نمبر: ۱۱۹ - مصنف: محمد رفیع خان باذل (م ۱۱۲۳ھ)۔

(۱۱۶)

صوبیدار بانس بریلی۔ موضوع : احوال پیغمبر اسلام و حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ بطرز شاہنامہ۔ سن تصنیف: ۱۱۱۹ھ۔ کاتب
 و سن کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۴۷۹۔ سائز : سوا ۱۱ انچ ×
 ہونے ۸ انچ۔ کیفیت : اوراق مشتملبر حملہ ہیدری ورق ۲ تا
 ۴۰۶، تعداد ابیات ۲۵۸۱۱۔ (مائثر الامرا" میں اس مثنوی کے
 کل ابیات چالیس ہزار، اور مائثر الکرام میں نوے ہزار بتائے
 گئے ہیں) ، ورق ۴۰۷ تا ۴۷۸ اسی عنوان سے اسی بحر میں
 ایک قدیم تر مثنوی از سید ابوطالب اصفہانی کا اضافہ نجف
 تخلص کے شاعر نے اپنے منظوم دیباچے کے ساتھ کیا ہے جو
 نجف کا رہنے والا ہے۔ (ع نجف آنکہ خاکش بود در نجف)،
 تعداد ابیات اضافہ ۴۶۵۵، مخطوطہ "صابر علی ۱۲۵۱ھ" کی
 ملکیت میں رہا ہے جیسا کہ ورق ۲۔ الف ہر اس کی مہر اور
 یادداشت سے ظاہر ہے ، ایک اور یادداشت سے ظاہر ہے کہ پورا
 نام مہر سید صابر علی شاہ تھا۔ ایک اور مورخ یادداشت
 ۱۲۱۲ھ کی ہے جس پر کسی کا نام نہیں، اس سے ظاہر ہے
 مخطوطہ ۱۲۱۲ھ سے قبل کا ہے۔

۱۴۹۔ رت پدم (مثنوی) :

داخل نمبر : ۲۷۲۔ مصنف : ملا عبدالشکور بزمی، اصل نام شمیخ
 شکر اللہ متوطن کرج، گجرات، م ۱۰۷۳ھ در آگرہ۔ سن تصنیف :
 ۱۰۲۸ھ۔ موضوع : رتن مین و ہدماوت کا مشہور رومانی قصہ جسے
 اولاً ملک محمد جائسی نے اودھی زبان میں ۱۰۹۷ھ میں نظم
 کیا تھا۔ کاتب : محمد رضا۔ سن کتابت : نامعلوم (ترقیمے کا مبہم
 اندراج : سن احد) اوراق : ۸۱۔ سائز : سوا ۸ انچ × ہونے ۵ انچ۔
 کیفیت : بخط شکستہ، عنوانات سرخ، ترقیمے میں مالک مخطوطہ

(۱۱۷)

کا نام ”میرزاے مرزا (ہان) رحمان قلی بیگ“، ۱۹۰۰ء میں (۱) مہر
 مجمع ”خاک نعلین محمد خوجہ، سرا خوش نمہ ۱۲۸۰ھ“، (۲)
 مہر ”محمد... عرض خاں بہادر فدوی“، (۳) ربر امٹیمپ
 ”کتاب خانہ کلہانہی اسٹیٹ“۔ یاد داشت محررہ اعجاز الحق (قدوسی)
 ۱۹۵۹ء، یہ مخطوطہ حیدرآباد کالونی کے شیخ عبدالرحیم سے
 خریدی گئی تھی۔ اضافی کلام فردیات ناصرعلی، قطع از سید
 عبدالقادر جیلانی، رباعی خواجہ معین الدین چشتی بعنوان ”رباعی
 خواجہ کلان (ع) شادم کہ زمن در دل کس یاری نیست)،
 اشعار مخدوم جہانیاں (ع) زگنہ سیاہ رویم خجلم چہ عذر گویم)
 اشعار لال شہباز قلندر (ع... ہر ساعت درونِ نار میر قضم) ،
 اشعار محمد جان قدسی (ع) دارم دلے اسما چہ دل صد گونہ
 حرمان در بقل)۔

۱۳۰۔ ویس و رامین (مثنوی) :

داخلہ نمبر : ۱۹۔ مصنف : فخرالدین اسد جرجانی۔ زمانہ تصنیف :
 حوالی ۵۴۴ھ ماہین ۵۴۳ھ و ۵۴۴ھ ہفرمائش عمیدالدین ابوالفتح
 مظفر نیشاپوری حاکم اصفہان۔ مقام تصنیف : اصفہان۔ کاتب و سنہ
 کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۱۳۵۔ سائزہ : سوا ۸ انچ x سوا ۴ انچ۔
 کیفیت : ناقص الآخر، ورق ۱۳۴۔ ب پر مثنوی ویس و رامین
 ناتمام رہ جاتی ہے، اس کے بعد ورق ۱۳۵۔ الف تا ۱۳۶۔ الف
 دیوان ازرقی کے اوراق ہیں اور غالباً ان کا کاتب وہی ہے جو
 سابقہ اوراق کا کاتب ہے، ان اوراق پر سنہ ۵۱۱۲ھ درج ہے ”تمام
 شد دیوان ازرقی بتاریخ ۲۵ رجب المرجب سنہ ۵۱۱۲ھ“۔
 مخطوطے کے آخر میں دو اضافی قصائد بھی ہیں۔

(۱۱۸)

۱۳۱۔ فیروزگ عشق (مثنوی) :

داخل نمبر: ۲۹۔ مصنف: محمد اکرم غنیمت کنجاہی
(م ۱۱۱۰ھ)۔ سنہ تصنیف: ۱۰۹۶ھ۔ کاتب: ضیاء الدین ضیاء
شکر اللہی شیرازی تتوی (م ۱۲۲۹ھ)۔ سنہ کتابت: ۱۲۱۲ھ۔
اوراق: ۶۸۔ سائز: ۵. انچ × ساڑھے ۶ انچ۔ کیفیت: بھظ
نستعلیق شکستہ آمیز، عنوانات سرخ، دیگر مشمولات: ایک
نامکمل منظوم رسالہ، اشعار نورجہاں و جہانگیر، قطعہ تاریخ
ولادت محمد علی مرزا، اشعار جامی، قطعہ فارسی (از وائی
مندھ... مصراع رابع در اردو)، اشعار مجمع میر تھارہ خاں، اردو
غزل از ضیاء، اشعار ابن سینا و عنصری۔

۱۳۲۔ اعلام ماتم (مثنوی) :

داخل نمبر: ۸۹۔ مصنف: محمد معین تتوی متخلص بہ معین
(م ۱۱۶۳ھ)۔ موضوع: واقعات کربلا منظوم، یہ مثنوی حملہ
حسینی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ کاتب و سنہ کتابت:
نامعلوم۔ اوراق: ۲۳۹۔ سائز: ۸ انچ × ساڑھے ۵ انچ۔ کیفیت:
بھظ نستعلیق، قدرے شکستہ آمیز۔ اول و آخر سے ناقص،
مخطوطے میں تین چٹیں بھی چسپاں ہیں، جن میں سے ایک
پر سنہ ۱۱۲۷ھ (یا ۱۱۷۷ھ) درج ہے۔ ورق ۱۱۳۔ الف پر
”فقیر حافظ“ مندرج ہے جو مالک یا کاتب ہے۔

۱۳۳۔ مختار نامہ (مثنوی) :

داخل نمبر: ۲۸۔ مصنف: میر علی شیر قانع تتوی (م ۱۲۰۳ھ)۔
موضوع: محاربات مختار ثقفی۔ سنہ تصنیف: ۱۱۹۳ھ۔ کاتب:
مخطوطے کے اوراق میں کاتب کا نام درج نہیں، جلد پر کسی

(۱۱۹)

نے ”بخط قانع“ درج کیا ہے۔ سنہ کتابت : نامعلوم۔ اوراق : ۱۰۲۔ سائز: ۷ انچ × ساڑھے ۳ انچ۔ کیفیت : خاتمے کے اشعار میں شاعر نے تصنیف کا سنہ آغاز (۱۱۹۳ھ) اور اختتام تعمیری کے ساتھ (۱۱۹۴ھ) نظم کیا ہے۔

۱۳۴- ختم المسلوک (مثنوی) :

داخلہ نمبر : ۹۔ مصنف: میر علی شیر قانع تتوی (مذکورہ بالا)۔ موضوع : تصوف/سلوک۔ سنہ تصنیف : ۱۱۹۹ھ۔ کاتب: ترقیہ موجود نہیں، خود مصنف اس کا کاتب ہے۔ اوراق : سائز: ۷ انچ × ساڑھے ۳ انچ۔ کیفیت: تصنیف کا سنہ ۱۱۹۹ھ ”بود ختم المسلوک“ سے نکلتا ہے۔ خاتمے پر بہت تاریخ ملتا ہے، حواشی میں تشریح الفاظ ہے جو قرآن و حدیث اور اقوال مشائخ پر مبنی ہے۔ متن کی حک و اصلاح سے ظاہر ہے کہ مخطوطہ بخط مصنف ہے۔ تاہم کچھ مقامات شک کے بھی آتے ہیں مثلاً کاتب مثنوی کو ”مس نوی“ لکھتا ہے (ورق ۱۳۶-ب)۔

۱۳۵- ختم المسلوک (مثنوی، نسخہ دیگر) :

داخلہ نمبر : ۳۳۱۔ مصنف: میر علی شیر قانع تتوی (مذکورہ بالا)۔ کاتب نسخہ قدیم: نامعلوم۔ ناقل نسخہ: ہذا، اعجاز الحق قدوسی : اوراق : ۵۸۴۔ سائز: ساڑھے ۱۳ انچ × سوا ۸ انچ۔

۱۳۶- چنیسیر نامہ (مثنوی) :

داخلہ نمبر : ۵۔ (داخلہ نمبر ۳۹ کے تحت پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود مخطوطے کی عکسی نقل بھی بورڈ کے ذخیرہ مخطوطات میں ملتی ہے)۔ مصنف : ادراکی بیگلاری، ”در عہد قاسم ارغون در سنہ ۱۱۱۰ھ بنظم آوردہ“۔ کاتب و سنہ

(۱۲۰)

کتابت مخطوط سندھی ادبی بورڈ: نامعلوم۔ اوراق: ۳۵۔ سائز: ساڑھے ۳ انچ × ۳ انچ۔ کیفیت: یہ مخطوط پہلے فاضلی علی محمد تتوی کی ملکیت تھا۔ چنیسرا نام سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے چھپ چکا ہے۔

۱۳۷۔ شاہنامہ عظیم تتوی (مثنوی):

داخل نمبر: ۶۴۔ مصنف میر عظیم الدین شہرازی تتوی (۱۲۲۹م-۱۳۰۰م)۔ سنہ تصنیف: ۱۱۹۹ھ۔ موضوع: فتوحات میر فتح علی خان والی سندھ، اسی لمحے مثنوی فتح نامہ کے نام سے بھی موسوم ہے۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۱۵۔ سائز: ہونے ۱۱ انچ × ساڑھے ۶ انچ۔ کیفیت: بخط نستعلیق، مخطوطے پر ”دیارام گدومل“ کے دستخط بتاریخ ۹۲۲-۹۳۰-۹۳۱ موجود ہیں۔ اولاً یہ مخطوط ابن ایچ اکادمی حیدرآباد کی ملکیت تھا جسے شمس العلماء ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد ہوتا نے بورڈ کے سپرد کیا۔ یہ مخطوط، مطبوعہ شاہنامے یا فتح نامے کے ۱۲۔ عنوانات میں سے صرف ۸۲ عنوانات کو شامل ہے۔

۱۳۸۔ ہیر نامہ یا ہیر رانجھا (مثنوی):

داخل نمبر: ۱۸۹۔ مصنف: نواب ولی محمد خاں لغاری (م ۱۲۴۷ھ) ابن غلام محمد خاں لغاری، صاحب دیوان۔ کاتب: محمد شجاع۔ سنہ کتابت: ۱۲۴۹ھ۔ اوراق: ۷۷۔ سائز: ساڑھے ۸ انچ × ۵ انچ۔ کیفیت: عنوانات: سرخ، سندھی میں تشریح الفاظ، اس قصے کو فارسی میں دیگر شعرا نے بھی نظم کیا ہے۔ اردو میں نواب محبت خاں محبت ابن حافظ رحمت خاں والی روہیل کھنڈ نے نظم کیا تھا۔

(۱۲۱)

۱۳۹۔ بلبیل نامہ (مثنوی):

داخلہ نمبر: ۲۹۶۔ مصنف: نظامی گنجوی، حسب صراحت کاتبِ مخطوطہ۔ کاتب: نامعلوم: سنہ کتابت: ۱۲۳۷ھ۔ کل اوراق: ۱۵۔ سائز: موا ۹ انچ × موا ۳ انچ۔ کیفیت: اس مخطوطے میں ایک مثنوی مہندس کی بھی آتی ہے جس کا کاتب نامعلوم ہے مگر سنہ کتابت ۱۲۳۴ھ، اس کو کسی نے غلطی سے ”قیامت نامہ“ کا نام دے دیا ہے۔ مہندس کی اس مثنوی کا تعارف راقم نے ایک مضمون میں تحقیق شماره ۳، باب ۶۱۹۹۰ میں پیش کیا ہے۔

۱۴۰۔ کریمانو (مثنوی طرز کریمائے سعدی):

داخلہ نمبر: ۳۴۹۔ مصنف: غلام محمد ولد خضر۔ سنہ تصنیف: ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء۔ کاتب: نامعلوم۔ قیاساً مصنف خود۔ اوراق: ۱۳۔ سائز: ۸ انچ × ساڑھے ۶ انچ۔ کیفیت: بخط نستعلیق، عنوانات سرخ۔

۱۴۱۔ مامقیمان (منظوم):

داخلہ نمبر: ۳۵۰۔ مصنف: غلام محمد بن خضر۔ (۱۳۲۵ھ) ترجیع بند بطرز ”مامقیمان“ از وصالی۔ کاتب: غالباً خود مصنف۔ اوراق: ۱۳۔ سائز: ۸ انچ × ۶ انچ۔ کیفیت۔ غلام محمد کے تین مکتوبات بھی شامل ہیں جن میں پہلا ”مہر مہاں علی مراد خان“ کے نام ہے، تیسرا مکتوب ناقص ہے۔ ایک یادداشت سے جو سندھی میں ہے اور ”محمد علی بن محمد حسن بن واحد بخش بن غلام محمد بن خضر“ کی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ غلام محمد کا انتقال ۱۳۲۵ھ میں ہوا۔

۱۴۴۔ گلشن توحید (انتخاب مثنوی معنوی) :

داخل نمبر: ۶۷۔ مؤلف گلشن توحید: شاہدی مولوی۔
 (م ۱۹۵۷ء) مؤلف نے مثنوی معنوی سے چھ سو ابیات کا
 انتخاب اپنے ایک دوست کی فرمائش پر کیا، پھر رومی کے ۸۰
 دو ابیات کے بعد اپنے ہانچ ابیات کا اضافہ کیا۔ اس کا اصل نام
 ابراہیم تھا اور وہ بھرے میں رہتا تھا۔ اس کی ایک کتاب
 ”تحفہ شاہدی“ بھی ہے جس کا ایک نسخہ بورڈ کے ذخیرہ
 مخطوطات میں ہے۔ منہ تالیف گلشن توحید: ۱۹۳۷ء۔ کاتب
 مخطوطہ: ہذا: ملا خیر محمد۔ منہ کتابت: (۱۹۳۰ء؟) اکائی
 کا ہندسہ مشکوک۔) اوراق: ۱۱۳۔ سائز: ساڑھے ۶ انچ ×
 ساڑھے ۳ انچ۔ تعداد ابیات: ساڑھے تین ہزار سے زائد۔ کیفیت:
 بظن نستعلیق شکستہ آمیز۔

۱۴۵۔ مثنوی راماین :

داخل نمبر: ۳۶۰۔ مصنف/مترجم در فارسی: سیٹھ گردھرداس
 (بزمان جہانگیر) مثنوی مشتملبر ”ہنچ الف ابیات و نہصد“
 (۵۹۰ء)، معنون بنام جہانگیر۔ منہ تکمیل: ۱۰۳۱ء مطابق
 ۱۶۸۱ء محبت۔ کاتب مخطوطہ: قدیم: بوٹ ناگرساکن دہلی۔
 ناقل نسخہ: ہذا: ”اودھو داس پسر ٹھا کر داس میر چندانی
 بتاریخ ۲ ماہ نومبر منہ ۱۸۶۱ء برابر تاریخ ۲۸ ماہ ربیع الثانی
 بروز چنچر (= سینچر) پریم دیب مالا ہنگام ہنچ کلاک
 شام صورت تسطیر شد۔“ اوراق: ۲۲۶۔ سائز: ۸ انچ ×
 ۶ انچ۔ کیفیت: رامائن کے اس منظوم خلاصے کے علاوہ ایک
 منظوم خلاصہ سعد اللہ مسیح کیرانوی (یا پانی پتی) کا بھی

(۱۲۳)

عہد جہانگیری ہی کا ہے۔ دو قدیم مثنوی فارسی ترجمے عبدالقادر بدایونی (۵۹۹۹ ہجری بزمان اکبر) اور چندرمان کا بستہ (۵۱۰۹۷) کے بھی ہیں۔

۱۲۴۔ مثنوی نامعلوم :

داخل نمبر: ۱۶۔ مصنف: نامعلوم۔ موضوع: تصوف۔ کاتب: نامعلوم۔ سنہ کتابت: ۵۱۲۳۴۔ اوراق: ۱۲۹۔ سائز: ۶ انچ × ساڑھے ۳ انچ۔ کیفیت: مثنوی ۷۶ ابواب پر مشتمل ہے۔

۱۲۵۔ مجموعہ مثنویات :

مشتملبر

- (۱) بوستان معدی (انتخاب، سنہ کتابت ۵۰۶۷)۔
- (۲) سوز و گداز (از مولانا نوعی م ۵۱۰۱۹ در برہانپور، سنہ کتابت ۵۱۰۷۶)۔
- (۳) قصہ شوخ صنعان (انتخاب از منطق الطیر)۔
- (۴) گلشن راز (از محمود شبستری م مابین ۵۰۱۷-۵۰۳۶، سنہ تصنیف ۵۰۱۷)۔
- (۵) ترجمہ الشوق (از عرفی شیرازی م ۵۹۹۹ در لاہور)۔
- (۶) یوسف و زلیخا (از جامی م ۵۸۹۸، سنہ تصنیف ۵۸۸۸، سنہ کتابت ۵۱۰۷۶)۔
- (۷) سبحة الابرار (از جامی سنہ تصنیف: ۵۸۸۷، سنہ کتابت: ۵۱۰۷۶)۔
- (۸) تحفۃ الاحرار (از جامی، سنہ تصنیف ۸۸۶، سنہ کتابت ۵۱۰۷۶)۔
- (۹) منتخبات مثنویات نظامی (مخزن الاسرار، خسرو شیریں، سکندر نامہ، ہفت بہکر)۔

(۱۲۳)

(۱) خورد نامہ، اسکندری (از جامی، بطرزِ مکندر نامہ، نظامی،
مشمولبر اقوال فلاسفہ، ہونان، سنہ تصنیف ۸۹۰ھ، سنہ
کتابت سنہ ۱۰۷۶ھ)۔

داخلہ نمبر: ۳۲۶۔ کل اوراق: ۲۷۲۔ سائز: ساڑھے ۸ انچ × ۵ انچ۔

۱۴۶۔ محکمہ کمال (حصہ اول):

داخلہ نمبر: ۱۳۷۔ بیاض محسن تتوی (م ۱۱۶۳ھ)۔ مشتملبر
انتخاب اشعار فارسی، ترتیب ردیف و زمین۔ جامع صراحت
کرتا ہے کہ: ”از ہر خرمین دانہ از نخل ثمری و از ہر صرف
گہری از ہر رنگ بوی و از ہر آئینہ روی از ہر لب نمکی
انتخاب و یکم چمن نموده این سفینہ بحر خیال را کہ مسحی بہ
محکم کمال است رشک نگارخانہ چمن و غہرت فردوس برین
گردانہ...“ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق ۱۳۲۔ سائز:
ساڑھے ۸ انچ × ۵ انچ کیفیت: حصہ اول تا ردیف د،
انتخاب میں محسن کے اپنے اشعار بھی آتے ہیں جن پر وہ
عنوان سرخ کبھی محسن، کبھی محسننا جامع اور کبھی صرف
محسن لاتا ہے۔

۱۴۷۔ محکمہ کمال (حصہ دوم):

داخلہ نمبر: ۱۳۸۔ مخطوطہ مذکورہ بالا کا دوسرا حصہ، مشتملبر
۷۷ اوراق، اسکے ابتدائی گیارہ اوراق ردیف الف سے تعلق رکھتے
ہیں ان کو حصہ اول میں شامل ہونا چاہیے تھا۔ باقی ماندہ
اوراق ردیف د تا ی پر مشتمل ہیں۔

۱۴۸۔ محکمہ الشعراء (بیاض):

داخلہ نمبر: ۱۳۳۔ صاحب بیاض (کاتب): نامعلوم۔ سنہ کتابت:
نامعلوم۔ بیاض، محسن کی محکمہ کمال سے بڑی مشابہت رکھتی

(۱۲۵)

ہے۔ مگر قانع کی محک الشعراء سے خاصی مختلف ہے۔ اس کا جامع محسن کے اشعار پر عنوان ”محسنا جامع“ لاتا ہے، غالباً وہ اس کو اپنی آزاد تصنیف خیال نہیں کرتا۔ کاتب و سنہ کتابت: نامعلوم۔ اوراق: ۱۸۷۔ سائز: ہونے ۸ انچ × ۳ انچ کیفیت: اضافی اوراق پر ایک یادداشت ہے ”العجزو محک الشعراء ملکہ، غلام حیدر، مجزہوش“، قطع، فارسی از ”شاہ مسکین علیہ الرحمہ“، رقم بنام عالی مردان خان بعنوان ”رقم، کہ بادشاہ بطرف خانخانان نوشتہ، جدید العہد نوشتجات از فقیر محمد شاہ راشدی، سید عبدالہادی شاہ راشدی، ایک سنہدھی بیت اور دستخط محمد افضل سرہندی۔

۱۲۹۔ بیاض محمد معین :

داخلہ نمبر: ۱۶۶۔ صاحب بیاض: محمد معین، بفرمائش غلام علی فقیر نظامانی نائب ناظم تہ در عہد میر فتح علی تالپور۔ جامع بیاض خود کہتا ہے کہ:

”خاک راہ سخن سنجان دقیقہ گزین محمد معین کہ ہمیشہ
 ہواى سخن در سردارد... بحسب الاشارات طرہٴ ہمامہ
 شجاعت... اعنی غلام علی فقیر نظامانی نائب مناب
 ناظم مستطاب امیر کبیر والا تدبیر صدر آرای بزم امارت
 وایات سند... میر فتح علی خان تالپور حسب مقدر و
 موافق شعور خود ایات ہر زمین و مصنوعات و رہایات
 و غزلیات و افراد و مخمسات و تواریخ و قصاید و دیگر
 اشعار خلاصہ جرائد بچند مدت فراہم آورده بیاضی ترتیب
 داده...“ (ورق ۲۔ الف)

(۱۲۶)

پھر سید صبغہ اللہ راشدی کیوں یہ بیاض غلام علی نظامانی سے پہنچی (جن کے بارے میں مولوی شیرو محمد نظامانی کا خیال ہے کہ یہ غلام علی نظامانی مذکورہ بالا غلام علی فقیر نظامانی نائب ناظم ٹھٹہ کا پوتا تھا)، چنانچہ منظوم پر سید صبغہ اللہ کی یہ تحریر موجود ہے ”لامالک لہ فی الحقیقۃ الا اللہ و بحسب الظاہر سید صبغہ اللہ الحسنی بیاض مخدوم محمد معین التتوی، علیہ الرحمہ غلام علی نظامانی عرض گذرایندہ جزاء اللہ فی الدارین خیراً“۔ یعنی محمد معین کو مخدوم محمد معین پر قہاس کہا ہے۔ لیکن یہ گمان قابل قبول نہیں کہ یہ بیاض مشہور سندھی عالم مخدوم محمد معین کی ہے۔ اس لیے کہ مخدوم محمد معین کا متروقات ۱۱۶۱ھ ہے اور اس بیاض کا جامع محمد معین مہر فتح علی خاں تالپور کے عہد کا ہے۔ چن کا زمانہ حکومت ۱۱۹۶ھ سے شروع ہوتا ہے جب کہ وہ مہاں عبدالنبی کو شکست فاش دیتے ہیں۔ جامع بیاض صاف کہتا ہے کہ اس نے یہ بیاض مہر فتح علی تالپور کے مقرر کردہ نائب ناظم تہ کی فرمائش پر تیار کی تو یہ تالیف یقیناً ۱۱۹۶ھ کے بعد کی ہے۔ بیاض سے تو یہ بھی ظاہر نہیں کہ یہ دوسرا محمد معین ٹھٹے کا رہنے والا تھا۔

اوراق: ۲۶۵۔ سائز: ۸ انچ + ۳ انچ۔ کیفیت: منظوم ناقص الآخر ہے۔ اس میں آخری باب موجود نہیں جو فہرست ابواب کے مطابق ”بعضی ایات ہندی“ کے عنوان سے تھا۔ ورق ۲۵۳۔ الف پر ایک قصیدہ بعنوان ”قصیدہ مستجاب تاریخ حکومت مہر فتح علی خاں لہجرہ“ آتا ہے جو ۲۳ اشعار کا ہے۔ ”لہجرہ“ کی صراحت سے خیال ہوتا ہے کہ خود جامع بیاض محمد معین ہی اس کا کاتب ہے اور یہ کہ وہ شاعر اور مدح گو

(۱۲۷)

بھی تھا جس نے میر فتح علی ٹالپور کی مدح کا قصیدہ
کہا ہے۔ مہر بس: مہر بیضوی ”صبغہ اللہ و من احسن
من اللہ صبغہ نحن عابدون“۔ مہر و یادداشت ”سید علی گوہر
حسینی ۱۲۳۵ھ“۔

۱۵۰۔ پیاض قانع (حدیقہ غلبا):

داخلہ نمبر: ۲۰۔ کاتب و جامع: میر علی شہر قانع تتوی
(م ۵)۔ مہمہ تالیف و کتابت: ۱۱۶۰ھ، پھر ۲۰ سال۔
موضوع: انتخاب کلام شعرائے فارسی۔ اوراق: ۱۳۸۔ سائز:
ساڑھے ۷ انچ × ساڑھے ۳ انچ۔ کیفیت: حدیقہ غلبا (اہم
تاریخی) = ۱۱۶۰، انتخاب اشعار مختلف عنوانات کے تحت،
مقدمے میں سبب تالیف پر روشنی ڈالی ہے۔ مشمولات: پیاض
(۱) مقدمہ (۲) انتخاب اشعار عنوانات کے تحت (۳) قصائد:
حکیم اسد اللہ خاں غالب تخلص برادر خورد میر منعم علی
خاں از مادات بارہ کا قصیدہ، محمد محسن تتوی کا قصیدہ،
حیدر کلوج کا قصیدہ، حیدر کلوج کا ایک اور قصیدہ۔ (۴)
قطععات تاریخی برائے شاہجہاں، دارا شکوہ، اورنگ زیب،
مرزا اسمعیل ابن نواب ذوالفقار خاں (گفتہ بیخود)، مخدوم
ہاشم تتوی (گفتہ خود، صاحب پیاض خود)، مرزا حمزہ ابن
نادر خاں (گفتہ بیخود)، سر بلند خاں، غلام علی تتوی
(گفتہ محسن)، ایک سید (گفتہ اخوند ابوالحسن)، سید
محمود (گفتہ رجا)، قانع (دو قطععات تاریخی گفتہ خود)۔
(۵) متفرقات بشمول اشعار اردو از کاسل (۱۵ شعر)، فضائل
علی خاں (۲ شعر)، کاسل (مزید ۲ شعر)، محمد شاہ بادشاہ
نادر تخلص (ایک شعر)، ایک فرد از نامعلوم، دو معمے

از نامعلوم ، فردیات کامل و قانع و ولی و مرزا غلام حسین و معتبر و فائز و نامعلوم، قصیدہ انوار حکمت از مولانا یوسفی و اشعار دیگر۔

۱۵۱۔ بیاض قانع (انتخاب شعرائے فارسی) :

داخلہ نمبر: ۳۱۔ قانع کی ایک اور بیاض انتخاب شعرائے فارسی، بخط خود۔ اوراق: ۹۶۔ سائز: سوا ۷ انچ x سوا ۳ انچ۔ کیفیت: فارسی اشعار کے علاوہ، اس میں چار اردو دوہے اور ایک فرد (ورق ۳)، ایک اور قلم سے ہیں جن کا کاتب ”میر امین الدین خاں“ ہے، ورق ۴ پر کبیر کے تین دوہے اور ورق ۷، ۸ پر ولی اور دیگر شعراء کے اشعار آتے ہیں۔ ورق ۴ پر قانع کی ایک شخصہ یاد داشت ہے۔ ورق ۱۰ پر قانع کی ایک غزل آتی ہے۔ جن فارسی شعراء کے کلام کا انتخاب درج ہے ان میں یہ شعراء بھی ہیں: قاسم خاکی، سبکی، ساقی، افسری، فضلہ، ناصر، بدیع الزماں مرزا، ہنری، آگاہی، ترکی، بھیری، عبدالصمد، صغاری، ناصری، مہمان، حافظ، نحوی، جامی، سعدی، ہمتی، طبقاتی، امیر شاہی، شہیدی، نسیمی، یتیمی، ضمیری، بنائی، یعقوب، واحدی، فیضی، حالتی، صالح، سہفی، کاپتی، خسرو، فخری، یحییٰ، آتشی، شادی، مشربی، وفائی، صجرائی، صوفی، طوسی، عاقبت محمود، ابوالقاسم، بینش، عیسیٰ برہانپوری، عطا، طپش، گلشن، شوکت، مرزا محمد وصی، بیدل، شاہ خاشع، جوہا، میر محمد منعم، ظفر خاں، محمد غلام عباسی، غروری، عزلت، عطا، رحیم، کامل (خط دیگر)، خان دوران، ناصر علی، محسن، صائب،

(۱۲۹)

تسلی، خواجہ ضیاء اللہ، مخدوم فیض اللہ، سلا عبدالرحیم،
امیر علی شیر، فغانی، رفعتی تریزی، قدسی، غنی۔

۱۵۳۔ بیاض قانع (انتخاب شعرائے فارسی، جنگ اشعار):

داخلہ نمبر: ۱۳۔ قانع کی ایک اور بیاض انتخاب شعرائے
فارسی، بصورت جنگ۔ سابقہ بیاض کے خط سے مشابہت کی
بنا پر یہ جنگ بھی قانع سے منسوب ہے۔ اوراق: ۳۳۔ سائز:
سوا ۱۳ انچ × ساڑھے ۳ انچ۔ کیفیت: انتخاب شعرائے فارسی
بترتیب ردیف و زمین، پطرز محک کمال از محسن۔ قانع کی
اپنی فارسی غزلوں کا انتخاب بھی اس میں شامل ہے۔

۱۵۴۔ بیاض ضیاء (انتخاب شعرائے فارسی):

داخلہ نمبر: ۲۶۔ کاتب و جامع: میر ضیاء الدین ضیاء توری
(م ۱۲۲۹ھ)۔ مشتمل پر انتخاب شعرائے فارسی، بیشتر
خود ضیاء کلام شامل ہے۔ اوراق: ۴۰۔ سائز: ساڑھے ۷
انچ × ۳ انچ۔ کیفیت: کلام ضیاء مشتمل پر غزلیات و منقبت
و قطعات و فردیات۔ دیگر شعرا کا کلام بالخصوص تجلی،
شیخ علی نقی، رباعی از مخدوم محمد معین، ایک مثنوی
از نامعلوم۔ ضیاء کی ایک اردو غزل بھی ملتی ہے۔ کچھ
قطعات تاریخی بھی ہیں۔

۱۵۵۔ بیاض ضیاء (موسومہ بیاض بخت ضیاء):

داخلہ نمبر: ۲۱۔ ضیاء توری کی ایک اور بیاض۔ اوراق:
۷۔ سائز: ساڑھے ۷ انچ ہونے ۳ انچ۔ کیفیت: مضمولات
بیاض: حکایات فارسی، دو مستزاد، عطار، خیام، جرأت،
خواجہ ابو الوفا خوارزمی، جامی، ناصر علی، سعدی،

شادمان گھکر، برہمن، شمس تبریز، عرفی کا فارسی کلام۔
 ضیاء کی اردو غزلیں۔ نواب غیاث الدین خاں وزیر کا فارسی
 قطعہ (۱)، عالمگیر بادشاہ کا ایک شعر۔ قطعہ تاریخ
 متفرق غزلیں از حافظ، فخری، وحید، رحمت، قدسی،
 علی اصفہانی، صائب، محتشم، ناصر علی۔ خواجہ عبداللہ
 انصاری کا ایک رسالہ، رشحات خواجہ عبیداللہ اصرار، حکایات
 صاحب رشحات متعلقہ خواجہ عبیداللہ اصرار، فرد از پہلوان
 محمود بویہ، اقوال بزرگان، اردو غزلیات مظہر و سودا، ضیاء
 کی ایک فارسی غزل، سوالات ترما در زمان ہارون رشید،
 ”با لطیف“ پر ایک نوٹ، قطعہ، محمد علی مظہر کی فارسی
 غزلیں، ضیاء کی فارسی غزلیں، ہفت بند کاشی، غزلیات ضیاء
 بعنوان ”لمحرره“، فدائی کی فارسی غزل، مضمونات ضیاء،
 غزل فارسی نورالعین واقف، غزل ضیاء، قصیدہ ضیاء: قطعہ
 تاریخ (تاریخ وفات محمد محفوظ، تاریخ وفات جواد محمد
 از اخوند محمد اشرف، تاریخ وفات قاضی محمد حسین مشیر
 از ضیاء، مادہ تاریخ وفات قانع از ضیاء، دیگر از ضیاء،

۱۵۵۔ بیاض ضیاء:

داخلہ نمبر: ۲۔ ضیاء تنوی کی ایک اور بیاض، بخط ضیاء۔ غلطی
 سے میر غلام علی مائل کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔ حالانکہ
 ”دو داخلی شہادتوں (ورق ۱۷۔ ب اور ورق ۳۔ الف) سے ثابت ہے
 کہ بیاض، ضیاء کے قلم سے ہے۔ اوراق: ۸۳۔ مائز: ہونے سات
 انچ × سوا تین انچ۔ کیفیت: جدول رنگین، خط نستعلیق، کاغذ
 (۱) در تعزیت میاں غلام شاہ و در تمہیت میاں سرفراز خان
 والیان سندھ۔

(۱۳۱)

آب دیدہ - مشمولات: ضیاء کا فارسی کلام، ضیاء کا ایک مسدس
ہزبان اردو، بصورت ترجیع بند (ثرب: خدا ہے مصطفا ہے مرتضا ہے۔
بہر حاجت علی مشکل کشا ہے)، غزل محمد سرفراز خاں عباسی،
غزل نورالعین واقف، قطعہ از سنائی، نظامی، غزل از نامعلوم، غزل
عظیم، غزل میر اللہ یار خاں۔

۱۵۶- بیاض مائل:

داخلہ نمبر: جامع بیاض: میر علی مائل، (م ۱۲۵۱ھ) ابن
میر علی شیر قانع تموی: بخت خود۔ اوراق: ۸۳۔ سائز: ۷ انچ
× پونے ۳ انچ - کیفیت: بخت نستعلیق، غیر مؤرخ، مشمولات:
غزل فارسی از مائل، کچھ نثری یاد داشتیں بخت دیگر، قطعات
تاریخی از مائل مبین ۱۲۱۲ھ تا ۱۲۱۵ھ، قطعات تہنیت شادی
برائے میر نادر علی، سید خلیل، میر جعفر، میر حسین عالی،
میر غلام محمد (فرزندان میر علی)، قطعات تہنیت ولادت
غلام جلال (فرزند میر علی شیرازی)، برادرش محمد اشرف،
میر امید علی (فرزند میر عظیم الدین)، میر فخرالدین (فرزند میر
ناد علی ولد حیدر علی)، محمد علی (فرزند قاضی محمد حسین)،
میر محمد سعید، میر محب علی (فرزند میر ناد علی)، میر محمد
(فرزند رضا شاہ)، خوجہ بدرالدین مرتضوی، میر صدرالدین۔
مرثیہ و قطعات و سلام از نامعلوم، کلام قانع، منتخبات از
شعراے فارسی، مرثیہ فارسی از عظیم، ایک نثری تحریر، مذمت
یزید منظوم، مائل کا اردو سلام، مدح امام حسین از عظیم،
مثنوی فارسی بذکر کربلا از قانع، مثنوی دیگر بذکر کربلا
از مائل، اردو سلام از قانع، مرثیہ سندهی از ثابت علی شاہ،
مرثیہ فارسی از مائل، نثری تحریر، نظم مائل بطرز محتشم کاشی،

(۱۳۲)

نثری تحریر، قطعہ فارسی از مائل، ترجمہ ہند فارسی از قانع،
 قطعات تاریخی از مائل ستین ۵۱۲۱۲ تا ۵۱۲۱۵ بسلسلہ وفات
 مظفرعلی مہدوی و محمد پناہ رجا تخلص، نیز بسلسلہ ولادت
 محمد باقر۔ قطعہ تصنیف مشنوی رانجہن و ہیر از عظیم، وفات
 محمد اشرف، قطعہ ترتیب دیوان عظیم، قطعات و نثات مولوی
 عبدالرحیم و غلام محمد سالک و میر حسن علی و متین الدین -
 اردو مرثیہ از عظیم، فارسی مرثیہ از عظیم، اردو مرثیہ (دیگر)
 از عظیم، سلام از مائل، مرثیہ فارسی از مائل، سلام دیگر از
 مائل، مرثیہ دیگر از مائل، اردو مرثیہ از مائل، سلام از مائل،
 مرثیہ وداع از مائل، مرثیہ مخمس از مائل۔

۱۵۷۔ بیاض مائل :

داخلہ نمبر: ۳۔ جامع بیاض : مائل (مذکورہ بالا)۔
 مائل کی ایک اور بیاض، یہ بھی غیر مؤرخ ہے۔ اوراق:
 ۹۳۔ سائز: سوا ۷ انچ x ہونے ۳ انچ۔ کیفیت: بھٹ نستعلیق
 شکستہ آمیز۔ مضمولات: ایک مشنوی نامکمل از قانع، مشنوی
 محبت نام از قانع، مشنوی از عظیم، مشنوی دیگر از عظیم،
 تاریخ فتح بلخ و گریختن نذر محمد خان، تاریخ واقعہ تیمور
 شاہ و جلوس شاہ زمان، تاریخ فتح حیدرقلی خان ایرانی و
 شکست افغانان، ساقی نام از مائل - ۱، قطعہ تاریخ فتح شاہ
 عالم گیر و کشتہ شدن راما و فتح تاراگر (تارا گڑھ)، رباعیات
 مائل، رباعیات خیام، قطعات مائل، ایات عطار، اقتباسات۔

۱۔ ساقی نام اس عنوان سے درج ہے: ”ساقی نام لراقہ غلام علی“
 جس سے ظاہر ہے کہ بیاض کا لکھنے والا خود غلام علی مائل ہے۔

(۱۳۳)

نثر از کتاب ”نہائیم السلوک“ و اشعار متفرقہ ، مرثیہ متحشم
دوازده بند ، مرثیہ مائل بطرز متحشم ، قصیدہ در مدح میر
فتح علی خاں از مائل ، مناجات منشور از خواجہ عبیداللہ انصار،
ابیات بعنوان ”تاریخ وصال حضرت خیرالبشر“ مشتملبر مادہ
ہائے تاریخی بسلسلہ ائم ، مادہ ہائے تاریخی بسلسلہ ولادت
شہزادگان ، سلطان سلیم و شاہ مراد از خواجہ حسین ، ”کلمات
متساوی الاعداد“ از میر حیدر و میر غلام علی آزاد و میر افضل
سرخوش ، رباعی تاریخی ، رباعیات خیام : ”تاریخ آباد شدن
حیدرآباد“ از میاں محمد سرفراز خاں کلہوڑا ، متفرق اشعار ،
اردو مخمس در مدح حضرت علی از ابو تراب کامل ، غزل
رومی ، مخمس فارسی (خطاب بحضرت علی) از مائل ، غزل
مائل بہ ردیف علی علی ، متفرق اشعار اور ایک رباعی ، دو
غزلیں خطاب بحضرت علی از عظیم ، اقتباس نثر ، مائل کی
چار غزلیں اور دو قطعات ، مائل کی ایک اور فارسی غزل ،
کلیم و صائب کے متفرق اشعار ، نورالعین واقف کی ایک فارسی
غزل ، غزلیات عظیم ، غزل مائل ، غزل بیدل ، غزل عظیم ،
شاہ صفی اللہ صفی کا منقبتہ کلام بصورت قصیدہ و مخمس و
ترجیع بند در مدح حضرت علی ، مخمس در مدح حضرت علی ،
از غیاث الدین نظام ، نعتیہ ترجیع بند از قانع : منقبتہ مخمس
از قانع ، منقبتہ مخمس از مائل ، قطعہ از مخدوم محمد معین ،
”تاریخ تولد میر غلام حیدر“ از مائل ، مخمس در مدح ائم ،
قصیدہ در مدح ائم از مائل ، غزل عظیم ، غزل مائل بزمین
عظیم ، شخصی یادداشتیں ، غزل غلام کبریا کامل ، غزل عظیم ،
غزل مائل ، ”تاریخ شہادت میر عابد شاہ شیرازی“ از عظیم ،

(۱۳۳)

قصیدہ در مدح بنگلم میر عظیم الدین مع دیگر پانچ مادہ ہاے
تاریخی بنگلم مذکورہ (مکان کے معنوں میں اس لفظ کا قدیم
استعمال) از مائل، مناجات از عظیم۔

اس بیاض کا بڑا حصہ مائل، عظیم اور قانع کے کلام پر مشتمل
ھے۔ مائل کی کلیات، قانع کی ”مشنوبات و قصائد قانع“
اور دیوان عظیم بورڈ کی طرف سے طبع ہو چکے ہیں۔

۱۵۸۔ بیاض مائل :

داخلہ نمبر: ۳۔ مائل کی ایک اور غیر مؤرخ بیاض۔ اوراق :
۵۷۔ سائز : سوا ۷ انچ × ساڑھے ۳ انچ۔ کیفیت : بھٹ خود ،
نستعلیق شکستہ آروز، مشمولات : (۱) زیادہ تر غزلیات پر
اوراق ۱۔ الف تا ۲۵۔ الف ، ۲۸۔ ب تا ۵۱۔ الف ، ۵۲۔ ب تا
۵۳۔ الف اور ۵۵۔ الف۔ (۲) رباعیات و قطعات پر اوراق ۲۵۔
ب تا ۸۔ الف۔ (۳) قصائد منقبت و نعت و منقبت دیگر و
قصیدہ در مدح میر کرم علی خاں پر اوراق ۵۱۔ ب تا ۵۲۔
الف و ۵۵۔ ب تا ۵۶۔ الف و ۵۶۔ ب و ۵۷۔ الف ، ب
بالترتیب۔ (۴) احوال فتح عمر کوٹ در نثر فارسی ورق ۵۳۔
ب تا ورق ۵۴۔ ب ، بیاض اس شعر پر تمام ہوتی ہے :

تا نمایند قبول بحق زکرم

ورد مائل بحق مدام دعاست۔

۱۵۹۔ بیاض محمد پناہ رجا (حصہ اول) :

داخلہ نمبر: ۱۳۱۔ جامع بیاض : محمد پناہ تتوی متخلص پر
رجا ، معاصر قانع تتوی ، تلمیذ میر حیدر الدین ابو تراب کاسل
تتوی۔ کاتب: جامع بیاض خود حسب تصریح ”محرر این اشعار

(۱۳۵)

محمد پناہ تتوی“ بر ورق ۳ - ب ، نیز ”لمحرره“ بر اوراق ۴ - الف ، ۷ - ب ، ۸ - ب ، ۹ - الف ، ۱۰ - الف ، ۱۱ - ب ، ۱۳ - ب ، ۱۶ - ب ، ۱۷ - ب ، ۱۸ - الف ، ۲۳ - الف ، ۲۵ - الف ، و ۵۶ - ب - مشتملبر انتخاب شعرائے فارسی بشمول معاصرین، ذکر استاذ خود ”استاذی مہر حیدرالدین ابوتراب کامل امیرخانی“ (ورق ۱۱ - الف) اور ”میر ابوتراب کامل سلم ربہ“ (ورق ۲۵ - ب) - ۱ اوراق : ۸۴ - سائز: سوا ۱۶ انچ X ساڑھے ۴ انچ (بصورت جنگ) - کیفیت : اول و آخر سے ناقص ، محسن کی محک کمال کے طرز پر اور اس سے بہت کچھ استفاد ، محک کمال کی طرح اس بیاض میں بھی قانع کا کوئی شعر نہیں جس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ قانع کی محک شعرا سے قدیم تر ہے - اس حصے میں رجا نے ان شعرا کو بھی شامل کیا ہے : مرزا سکندر ، مہر حیدرالدین ابوتراب کامل ، آزاد ہلگرامی ، میر سید محمد شاعر ہلگرامی ، سراج الدین علی خان آرزو ، میر غلام نبی نسیم ، ”میر سلطان شاہ قطب سلم ربہ“ ، محمد شفیع ، اطہر ، پیام اکبرآبادی - روانی اکبرآبادی ، رفیع خاں باذل ، حسن خاں شاملو ، میر محمد حسین نجف (مقالات الشعرا میں صفحہ ۷۹۶ پر مذکور، محمد جعفر مذتب ، امیر خسرو ، مظہری کشمیری ، حیدر کلوج عطا جونپوری ، فانی کشمیری ، سعداللہ گلشن ، ملا عامل بلخی ، گرامی شاملو ، محمد ابراہیم انصاف ، تابع قمی ،

۱ - وفات کامل ۱۱۶۳ھ ، یعنی بیاض کلا ہا جزوا ۱۱۶۳ھ سے قبل کی ہے -

(۱۳۶)

حسن دہلوی، جانباز تٹائی (تتوی)، مرزا یوسف۔ یہ حصہ ردیف ”د“ پر ختم ہوتا ہے۔

۱۶۰۔ بیاض محمد پناہ رجا (حصہ دوم) :

داخلہ نمبر: ۱۳۲۔ بیاض مذکورہ بالا کا باقی ماندہ حصہ جو ردیف (د) تا ردیف ”ی“ کے منتخب فارسی اشعار پر مشتمل ہے۔ کچھ درمیانی اوراق جن میں ردیف ”م“ کا کچھ حصہ ہے، گم ہیں۔ حصہ اول کی طرح اس حصے میں بھی رجا کے منتخب اشعار (بعنوان ”لمحرره رجا“) ملتے ہیں۔ بعض شعراء جن کا کلام شامل ہے یہ ہیں: خود رجا، مسعود زرگر، مرزا قطب الدین مائل، نظام دست غیب، میر غیاث الدین مانی، والی ارد بولی، نور اللہ بیگ، آزاد بلگرامی، میر حیدر الدین ابو تراب کابل، گلشن، مراد کوکم، تاب یار ہندی، شیخ محمد فائز، نظام ملک، احمد یار خاں یکتا، مرزا عبداللہ، حریفی ساؤچی، گرامی: احمد لکھنوی (لکھنوی؟)، صافی محمد سعید، اعجاز علی خاں، عیدی یا عیدی ناگور (عیدی ناگور؟)، میر ولی سورتی (عزلت تخلص مشہور اردو شاعر؟)، نعمت خاں، میرحاج، سید نعمت اللہ، آنس قندھاری، یوسف بیگ، امیر خسرو، شانی تکلو، ہمدم کوکم، میر جعفر وکیل مندد، شکوہی ہمدانی، سید علی، مرزا محمد عاقل، عزیز ہمدانی، طاہرہ۔ بیاض میں ناصر علی اور محسن کا کلام بکثرت ملتا ہے۔ رجا کا اپنا کلام (غزلوں کے اشعار) بیاض کے دونوں حصوں میں ہے۔

۱۶۱۔ بیاض مراٹھی عظیم (مع جامع القوانین) :

داخلہ نمبر: ۲۲۔ جامع بیاض: میر عظیم الدین محمد۔ کاتب:

(۱۳۷)

جامع بیاض خود - غیر مؤرخ - اوراق : ۳۱ - سائز : ساڑھے ۷
 انچ × سوا ۸ انچ - کیفیت : میر عظیم الدین محمد اور دوسرے
 شعراء کے مرثیے : ایک مرثیہ فارسی (حسینا آہ واویلا) ، مرثیہ
 فارسی از عظیم (امشب خزاں ست) ، ایک مرثیہ فارسی (زد ماہ
 محرم بفلک . . .) ، سلام فارسی از صابر ، مرثیہ اردو از تقی
 (ھےھے حسین میرا) ، ایک اردو مرثیہ (کربلا میں آج شہ
 مہمان ہے) ، ایک طویل فارسی مرثیہ (ہلال ماہ محرم چو دشمن
 باز آمد) ، اسی شاعر کا ایک اور مرثیہ ("ولہ" محرم است
 ہدیدار یا رسول اللہ) ، مرثیہ سندھی از صابر علی سیوستانی (اے
 خدا جا لادلا) ، اور مرثیہ از عظیم بھورت مسدس ، سندھی
 مرثیہ از عظیم (اج میر مومنن جا) اردو مرثیہ (ہا شاہ نجف
 اپنے یتیموں کی خبر لے) : فارسی مرثیہ (اینجا بود کم تخت
 سعادت بما دهند) ، سندھی مرثیہ از عظیم (اج میر مومنن جا
 مدینو چدھی ہلیا) ، مرثیہ فارسی (وقت شاہ کربلا) ، مرثیہ اردو
 (کربلا مون اج شہ مہمان ہے ، مکرر منقول) ، مرثیہ اردو از
 عظیم (اج ہے باغ امامت میں شہادت کا بہار) ، اردو مرثیہ
 (نکلا ہے دیکھو چاند محرم کا لگن سون)۔

اوراق ۱ تا ۵ اور ۶۸ پر خلیفہ شاہ محمد قنوجی کا رسالہ
 جامع القوائین بھی منقول ہے۔

۱۶۲ - بیاض شوقی رام :

داخلہ نمبر : ۳۲۹ - جامع بیاض : شوقی رام - کاتب : جامع
 بیاض خود - سنہ کتابت : ۱۲۵۳ھ - اوراق : ۱۳۲ - سائز :
 ۱۲ انچ × ہونے ۶ انچ - کیفیت : بخط نستعلیق شکستہ آمیز ، مہر
 "شوقی رام ۵۰" - مشمولات : (۱) انتخاب اشعار فارسی مع

(۱۳۸)

منتخبات غزلیات نو بدی۔ (۲) نصاب الصبیان مع حواشی و ترقیم ”... حقیر پتر تقصیر شوقی رام در حیدرآباد سند در ماہ شوال بتاریخ بیستم سنہ ۱۲۵۳ھ...“ (۳) نثر فارسی بعنوان ”باب نصیحت“ (۴) متفرقات مشتملبر نسخجات و مناجات و حکایات و تصریحات و رسالہ بیان ادویہ و رسالہ اقسام طب و رسالہ مشتملبر نسخجات حکیم حیدرعلی۔

۱۶۳۔ بیاض کو چک، شوقی رام :

داخل نمبر : ۳۳۔ جامع بیاض : شوقی رام۔ کاتب جامع بیاض خود۔ سنہ کتابت : ۱۲۵۵ھ حسب ترقیم گلشن راز۔ اوراق : ۱۶۸۔ سائز : سوا ۶ انچ X ہونے ۴ انچ۔ کیفیت : بھظ نستعلیق شکستہ آمیز، مہر ”شوقی رام ۵۴“۔ مشمولات : (۱) انتخاب اشعار فارسی (۲) نسخجات طب (۳) اسمائے مساوی الاعداد (۵) مثنوی گلشن راز شبستری مع ترقیم، ”تمام شد گلشن راز بتاریخ ہشتم ماہ ذوالحجہ سنہ ۱۲۵۵، ملکہ، شوقی...“ (۵) نثر فارسی مشتملبر نصاب (۶) حکایت شیخ جنہد بغدادی (۶) رسالہ حسات العارفین ہاشارہ قرآن مبین از دارا شکوہ بحر ۳۸ سال : رسالے میں مشائخ کے علاوہ دارا شکوہ نے اپنے اشعار بھی درج کیے ہیں۔ (۷) قصیدہ فارسی از عطار (۸) نصاب بعنوان ”باب نصیحت“ (۹) مناجات خواجہ عبداللہ انصاری (۱۰) حکایات (۱۱) رسالہ فارسی کلید دانش“ از عبدالفتاح۔

۱۶۴۔ انتخاب شعرائے فارسی :

داخل نمبر : ۲۶۔ بیشتر ضیاء کا کلام، غالباً خود ضیاء کے قلم سے۔ اوراق : ۴۔ سائز : ساڑھے سات انچ X چار۔ کیفیت : ضیاء کے فارسی کلام کے علاوہ، ضیاء کی ایک اردو غزل،

(۱۳۹)

شاہ عالم ثانی بادشاہ ہندوستان کا ایک فارسی تصنیف ، میر
ابو تراب کامل کی فارسی غزل بھی شامل ہے۔

۱۶۵- بیاض فارسی :

داخلہ نمبر: ۱۳۱ بیاض کو ”بیاض عطا فارسی“ کا نام دیا گیا
ہے۔ اوراق : ۹۶، سائز ۸ انچ + ۴ مو ۴ انچ۔ کیفیت : صائب
خسرو، طالب، سنائی، ناصر علی پورل وغیرہ کے کلام کا
انتخاب، عطا کا فارسی کلام، احمد یارخان، ظفرخان،
میر عبدالرشید، مرزا ابوالمکارم اور لال شہباز قلندر کا فارسی
کلام۔

(باقی ماندہ مخطوطات کا تعارف آئندہ پیش کیا جائے گا۔)